REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N 61/57-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؛ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ؛ وعلی عبدہ المسیح الموعود

POSTEL REGISTRATION NO. FDK 6.

جلد ۳۸

شمارہ ۲۴

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- عبدالحق فضل

نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ

سالانہ ۶۰ روپے

ششماہی ۳۰ روپے

ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۲۵۰ روپے

بذریعہ ہوائی ڈاک ۵۰۰ روپے

فی پرچہ ایک روپیہ پچیس پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN. 143516

ہفت روزہ بدر قادیان ۱۴۳۵۱۶

۱۰ ذیقعدہ ۱۴۰۹ ہجری ۱۵ احسان ۱۳۶۸ ہش ۱۵ جون ۱۹۸۹ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۱ احسان (جون) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور جشن تشکر کے سلسلہ میں ہنوز مختلف ممالک کے دورہ پر ہیں۔

احباب کرام التزام کے ساتھ جان و دل سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

کوڈیا تھور (کیرالہ سٹیٹ) میں

عظیم الشان مباہلہ کے انعقاد کا آنکھوں دیکھا حال

ہزاروں افراد کی موجودگی میں حق و باطل میں امتیازی نشان کیلئے

دعائے مباہلہ کی گئی۔ تاریخ اسلام کی ایک بے مثال تقریب

(از مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل انسپکٹر تحریک جدید قادیان متعین کوڈیا تھور)

۱۰ جون ۱۹۸۸ء بروز جمعۃ المبارک کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے پیش کردہ عالمگیر چیلنج مباہلہ کی بازگشت ساری دنیا میں سنائی دے رہی ہے۔ مسلمانان عالم میں ایک ہیجان برپا ہے۔ بھارت کے صوبہ کیرلہ میں مسلمانوں کے ہر مکتبۂ فکر کے طبقات بکثرت موجود ہیں۔ حضور انور کے مباہلہ کا چیلنج کیرلہ احمدیہ صوبائی کمیٹی کی طرف سے ملیالم زبان میں ترجمہ کروا کر ہزاروں کی تعداد میں تقسیم کیا گیا۔ ضلع کالیکٹ کے قصبہ کوڈیا تھور میں ایک ادارہ "انجمن اشاعت اسلام" کے نام سے قائم ہے۔ اس ادارہ کی پشت پناہی اہل سنت والجماعت کے ایک گروپ کیرلہ جمعیۃ العلماء تبلیغی جماعت اور جماعت اسلامی کرتی ہے۔ اس ادارہ کا مقصد صرف جماعت احمدیہ کی مخالفت اور امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف نفرت و دروغ بے فروغ کو فروغ دینا ہی ہے۔ اس ادارہ کو بھی مباہلہ کا چیلنج پیش کیا گیا تھا۔ جس پر انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ قرآنی مباہلہ کا طریق تو یہ ہے کہ ہر دو فریق آمنے سامنے ہو کر مباہلہ کریں۔ ہم ایسے مباہلہ کے لئے تیار ہیں۔ ان کے بار بار کے اصرار پر ایک احمدی دوست مکرم صدیقی بشیر احمد صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ان کا یہ اصرار پیش کر کے آمنے سامنے مباہلہ کی اجازت چاہی۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ ایسا مباہلہ کرنے کی اجازت دیتا ہوں۔" جب ادارہ انجمن اشاعت اسلام کو اس امر سے آگاہ کیا گیا کہ اب حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اجازت مرحمت فرمادی ہے۔ اب میدان میں نکلو تو پھر اس ادارہ نے یہ اعتراض اٹھایا کہ چیلنج مباہلہ میں حق اعتقادات یا الزامات پر مباہلہ کی دعوت دی گئی ہے ہم اس کے لئے تیار نہیں ہم تو صرف حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی نبوت کے بارہ میں مباہلہ کرنے پر تیار ہیں۔ چنانچہ جماعت احمدیہ صوبہ کیرلہ نے اس صورت حال سے حضور اقدس کو آگاہ کیا۔ حضور اقدس نے فرمایا کہ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے تابع امتی غیر تشریعی نبی ہیں کے الفاظ قائم رکھتے ہوئے مباہلہ کرنے کی اجازت دیتا ہوں۔"

مذکورہ ادارہ کے حامی پھر نے پر فریقین نے شرائط مباہلہ طے کیں فریقین کے شرائط طے کرانے اور مباہلہ کی تقریب کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے کیرلہ کے تین معزز مسلمانوں کو منتخب کیا گیا جنہوں نے نہایت دیانت داری سے امن کو بحال رکھتے ہوئے اپنی ذمہ داری نباہی۔ شرائط یہ طے ہوئیں:-

• مباہلہ آمنے سامنے ہوگا۔ ہر فریق کے چالیس چالیس افراد معہ اپنے اہل و عیال کے حاضر ہوں۔

• مباہلہ کا مضمون ہر دو فریق کا اور ایک مشترکہ بیان ہزاروں کی تعداد میں شائع کروایا جائے۔ اور عین تقریب مباہلہ میں تقسیم کیا جائے۔

• یہ مباہلہ مورخہ ۵/۸۹ - ۲۸ بروز اتوار کو کوڈیا تھور کے ایک وسیع میدان میں شام چار تا پانچ تک ہوگا۔ اسٹیج وغیرہ کا تیاری ہر دو فریق کے ذمہ ہوگی۔

شرائط طے ہو جانے پر کیرلہ کے تمام انگریزی و ملیالم زبان کے اخبارات کو اطلاع کر دی گئی۔ چنانچہ مباہلہ کے ایک ہفتہ قبل ہی اخبارات و رسائل میں کثرت مباہلہ کے بارہ میں مضامین شائع ہونے لگے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کے بارہ میں نیز آپ کے زمانہ میں کئے گئے مباہلوں کا ذکر اخبارات کی زینت بننے لگا۔ غرضیکہ ایک شور برپا ہوا لاکھوں افراد مباہلہ کا انتظار کرنے لگے۔

پھر وہ موعود گھڑی آگئی جب حق و باطل نے میدان میں اترنا تھا۔ مقام مباہلہ کوڈیا تھور کے ایک وسیع و عریض میدان میں تیار ہو گیا۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگ جوق در جوق

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

جمع ہونے لگے احمدی افراد اشکبار آنکھوں سے اپنے خدا کے حضور چلتے پھرتے دعاؤں میں مصروف تھے۔

موٴرخہ ۲۸/۵/۸۹ کی شام ساڑھے چار بجے فریقین کے نمائندگان معہ ثالث اور ہر دو مہمانان خصوصی دیر بیندر کمار ڈ۔ ۔ ۔ (۔ مینجنگ ڈائریکٹر ملیالم اخبار ماتربھومی اور پادری ریونڈر فادر جوس یونیکل اسٹیج پر پہنچے۔ نمائندگان نے طے شدہ مباہلہ کے بارہ میں ایک اقتباس جو آیت قرآنی پر مشتمل تھا پڑھ کر سنایا پہلے جماعت احمدیہ کے افراد کے نام پڑھ کر جو طبع شدہ تھے اسٹیج پر بلایا گیا۔ مستورات بچے بوڑھے اپنے خدا کے حضور اپنا سب کچھ پیش کرنے کے لئے حاضر ہو گئے بعدہ غیر احمدی افراد کو نام بنام بلایا گیا۔ سامعین و ناظرین کا ایک ٹھاٹھیں مارتا سمندر موجود تھا۔ اندازاً سات ہزار سے دس ہزار تک افراد موجود تھے جو بے چینی سے موعود گھڑی کے منتظر تھے۔ طبع شدہ مباہلہ کی دعا جماعت احمدیہ کی طرف سے مکرمی مولوی محمد ابوالوفاء صاحب انچارج مبلغ کیرلہ نے پڑھنی شروع کی۔ اور آپ کے پیچھے تمام احمدی جو چالیس افراد پر مشتمل تھے نہایت رقت سے ہاتھ باندھے کھڑے آمین کہنے لگے۔ دعا یہ ہے۔

احمدیہ مسلم جماعت کی طرف سے کی جانے والی دُعا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔
الحمد للہ رب العالمین
اللّٰھم صلِّ علیٰ محمد و علیٰ آلِ محمد

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام مسلمانوں کے لئے امام مہدی اور موعود مسیح ابن مریم ہیں۔ وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع غیر تشریعی امتی نبی اور رسول ہیں۔ یہ ہمارا دلی اعتقاد ہے۔ ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور اس کا اعلان کرتے ہیں۔ حضرت احمد القادیانی علیہ السلام کی طرف سے پیش کردہ تمام الہامات اور وحی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ ہیں۔ ان کے منکر خدا تعالیٰ کی طرف سے اُسی سزا کے مستحق ہیں جو دیگر مامورمن اللہ انبیاء کے منکروں کے لئے قرآن کریم نے بیان کی ہیں ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں آپ کے تابع غیر تشریعی امتی نبی آسکتا ہے۔ اے قادر مطلق خدا اگر ہمارا یہ قول اور یہ اعتقاد جھوٹا ہے تو ہم پر سخت سزا نازل فرما۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین ورنہ اگر ہم سچے ہوں تو ہم پر رحمت نازل کر نیز ایسا نشان دکھا جس سے حق ظاہر ہو جائے۔ آمین۔

غیر احمدیوں کی طرف سے کی جانے والی دُعا

مرزا غلام احمد قادیانی نہ خدا کی طرف سے مبعوث کردہ نبی ہیں نہ رسول ہیں نہ امتی نبی ہیں نہ غیر تشریعی نبی ہیں۔ یہ ہمارا عقیدہ ہے ہم اس کا اعلان کرتے ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کی نبوت اور رسالت نہیں ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ دعویٰ کہ ان پر وحی نازل ہوتی ہے بالکل جھوٹا ہے۔ ان کے منکر نہ جہنمی ہیں نہ کافر۔ ہم خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ ہمارا یہ عقیدہ اور یہ قول اگر جھوٹا ہے تو اے اللہ تیری لعنت ہم پر ہو۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ اور اگر ہم سچے ہوں تو ہم پر رحمت نازل فرما اور ایسا نشان ظاہر کر جو حق کو ظاہر کرنے والا ہو آمین

دونوں فریق کا مشترکہ دعائیہ بیان

اے قادر مطلق عالم الغیب والشہادۃ خدا! ہم تیری قدرت اور جلال اور تیری عزت کا واسطہ دے کر تجھ سے دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے خدا ہم دونوں فریقوں میں سے جو فریق سچا ہو اُس پر تو دونوں جہاں کی رحمتیں نازل فرما ان کی تکالیف و مشکلات دور فرما۔ ان پر رحمت پہ رحمت نازل کر اور ان کے معاشرہ سے ہر طرح کی برائیوں اور مشکلات کو دور فرما آمین۔

اے خدا ہم میں سے جو فریق جھوٹ بولنے والا اور جھوٹ کی اشاعت کرنے والا ہے اس پر تیری لعنت اور غضب نازل کر کے انہیں ذلیل اور رسوا کر کے ان کو تباہ کر دے۔ کسی انسانی ہاتھ کے دخل کے بغیر ان پر مصائب پر مصائب نازل کر اور اگر تیری مشیت ہو تو چھ ماہ کے عرصہ میں ایسا واضح نشان ظاہر فرما جس سے سچے اور جھوٹے میں خوب تمیز ہو جائے۔ تاکہ دنیا پر ظاہر ہو کہ حق کس کے ساتھ ہے؟

دعائے مباہلہ کی یہ تقریب نصف گھنٹہ میں اختتام پذیر ہوئی۔ ہزاروں لوگ یہ کہتے ہوئے منتشر ہو گئے کہ دیکھیں کہ اب خدا تعالیٰ کی تقدیر کیا ظاہر کرتی ہے۔ دوسرے دن کے تمام اخباروں میں مباہلہ کی تمام کارروائی بمعہ فوٹو شائع ہوئی اور اس امر کا اظہار کیا گیا ہے کہ لوگ خدا تعالیٰ کی تقدیر کے منتظر ہیں۔ اسلامی تاریخ میں یہ عظیم الشان مباہلہ جس کی نظیر تاریخ اسلام میں نہیں ملتی۔ اللہ تعالیٰ حق و باطل میں روز روشن کی طرح فرق کر کے دکھا دے اور بہتوں کو حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور غلبۂ اسلام و احمدیت ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ آمین۔

نوٹ تمام کارروائی کی فلم بندی کی گئی ہے کیرلہ احمدیہ سٹیٹ کمیٹی کالیکٹ ۔ ۴ ۔ ۹ روڈ سے منگوائی جا سکتی ہیں۔

مباہلہ میں شامل ہونے والے احمدی مسلم افراد

۱۔ مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب ابن موسیٰ مُلیار ۲۔ مکرمہ زبیدہ صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی ابوالوفاء صاحب ۳۔ مکرم رفیق احمد صاحب ابن مکرم مولوی ابوالوفاء صاحب ۴۔ مکرم ڈاکٹر پی منصور احمد صاحب ابن ایم ابراہیم صاحب ۵۔ اے زینبہ صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر پی منصور صاحب ۶۔ مکرم فیروز ابن ڈاکٹر منصور صاحب ۷۔ مکرم مولوی کے محمد علوی صاحب ابن مکرم احمد صاحب ۸۔ کے خدیجہ صاحبہ اہلیہ کے محمد علوی صاحب ۹۔ مکرم سی کنجی عبداللہ صاحب ابن مکرم موسان کٹی صاحب ۱۰۔ مکرم محمد صادق صاحب ابن سی کنجی عبداللہ صاحب ۱۱۔ مکرم پی عبدالرحمٰن صاحب منشی ابن مکرم ابراہیم صاحب ۱۲۔ مکرم پی۔ اے محمد شریف صاحب ابن پی عبدالرحمٰن صاحب ۱۳۔ بیتا شریف صاحبہ اہلیہ پی۔ اے محمد شریف صاحب ۱۴۔ ین کنجی احمد صاحب ابن احمد کٹی صاحب ۱۵۔ پی طاہرہ صاحبہ اہلیہ کنی احمد ماسٹر صاحب ۱۶۔ مبشر احمد صاحب ابن کنی احمد ماسٹر صاحب ۱۷۔ یو منصور احمد صاحب ابن ای عبدالرحمٰن صاحب ۱۸۔ زکیہ پی صاحبہ اہلیہ یو منصور احمد صاحب ۱۹۔ رضیہ بنت یو منصور احمد صاحب ۲۰۔ ایم سی محمد صاحب ابن محمد کٹی صاحب ۲۱۔ وی۔ پی زبیدہ صاحبہ اہلیہ ایم سی محمد صاحب ۲۲۔ شفیق احمد صاحب ابن ایم سی محمد صاحب ۲۳۔ ایم۔ ایم کویا صاحب ابن پی۔ ایم ممّو کویا صاحب ۲۴۔ اے۔ پی عائشہ صاحبہ اہلیہ ایم ایم کویا صاحب ۲۵۔ پی محمد کٹی صاحب حاجی ابن زین الدین حاجی صاحب ۲۶۔ کے کے جلال الدین صاحب ابن وی۔ پی حیریا کویا صاحب ۲۷۔ سی۔ جی مریم صاحبہ اہلیہ جلال الدین صاحب ۲۸۔ ریاض الدین صاحب ابن کے کے جلال الدین صاحب ۲۹۔ جمیلہ صاحبہ اہلیہ ایم سلیمان صاحب ۳۰۔ ایچ سلیمان صاحب ابن شاہ الحمید صاحب ۳۱۔ شمس الدین صاحب ابن ایم علییار کنجو صاحب ۳۲۔ جوزف صادق صاحب ابن آنتھونی مناشیری ۳۳۔ ایم محمد یوسف صاحب ابن عبدالرشید صاحب ۳۴۔ طاہرہ صاحبہ اہلیہ محمد یوسف صاحب ۳۵۔ کنی دو ماسٹر صاحب ابن کویانی صاحب ۳۶۔ سی۔ ایچ عبدالناصر صاحب ابن ڈائی کٹی صاحب ۳۷۔ ایم انیچی علی صاحب ابن ایم احمد کٹی صاحب ۳۸۔ قدیسمیٰ صاحبہ اہلیہ انیچی علی صاحب ۳۹۔ ایم احمد کٹی صاحب ابن انیچی علی صاحب

مباہلہ میں شامل ہونے والے غیر احمدی احباب کی فہرست

۱۔ کاکیری عبداللہ (صدر انجمن اشاعت اسلام) ولد ابوبکر حاجی صاحب ۲۔ دی عائشہ صاحبہ اہلیہ کاکیری عبداللہ صاحب ۳۔ کے جمیسہ بنت کاکیری عبداللہ صاحب ۴۔ پی۔ پی عبداللہ صاحب (جنرل سیکرٹری انجمن اشاعت اسلام) ابن احمد ۵۔ اے نفیسہ صاحبہ اہلیہ پی۔ پی عبداللہ ۶۔ پی۔ اے نقاش صاحب ابن پی۔ پی عبداللہ ۷۔ ایم عبدالرحمٰن مدنی افضل العلماء ابن محمد صاحب ۸۔ ٹی۔ اے سفینہ اہلیہ عبدالرحمٰن صاحب ۹۔ ایم نبیل ابن عبدالرحمٰن ۱۰۔ پی۔ پی عبدالرحمٰن ایم۔ اے ابن احمد ۱۱۔ کے وی صفیہ اہلیہ پی۔ پی عبدالرحمٰن ۱۲۔ پی۔ اے شبنہ بنت پی۔ پی عبدالرحمٰن ۱۳۔ ایم۔ احمد ایم اے ابن کمزالدین کٹی ۔ ۱۴۔ ایم۔ ٹی عائشہ اہلیہ ایم احمد۔

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

روح پرور مجلس عرفان

بتاریخ ۸ ر مارچ ۱۹۸۵ء بمقام محمود ہال لندن

سوال:- حضرت امام حسن عسکری سے لے کر حضرت امام مہدی کے ظہور تک مسلمانوں میں کون کون سے بزرگ ہدایت کے لئے آتے رہے ہیں اور کیا مجددین اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھے؟

(ایک شیعہ دوست کا سوال)

جواب:- حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ؐ کی امت کو ایک صدی تو کیا، ایک لمحہ کے لئے بھی ہدایت کے بغیر نہیں چھوڑے گا۔ ویسے بھی جو مذہب قیامت تک کے لئے ہوا سے اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور ہدایت میسر ہونا ضروری ہے لیکن شیعہ حضرات کی طرح ہم یہ نہیں مانتے کہ آئمہ کرام کی ایک ہی لائن تھی۔ قرآن کریم کو آنحضرت ؐ سے زیادہ کوئی نہیں سمجھ سکتا تھا۔ آپ نے تجدید دین کے متعلق فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایسے وجود مقرر کرے گا (مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا) جو دین کی تجدید کریں گے۔ مَن کا ترجمہ واحد کرنے سے ایک ہی لائن کی غلطی لگی ہے حالانکہ عربی میں مَن کا لفظ واحد اور جمع دونوں کے لئے بولا جاتا ہے۔ لہذا جس زمانے میں وہ شیعہ آئمہ موجود تھے جنہیں ہم بھی خدا رسیدہ بزرگ مانتے ہیں ان کے ساتھ اور بھی بزرگ تھے جو دنیا میں مختلف مقامات پر پیدا ہوتے رہے ہیں۔ یہ وہ اولیاء اللہ تھے جنہوں نے کوئی فرقہ نہیں بنایا اور نہ ہی فقہی امور میں کوئی اختلافی مسلک اپنایا ہے لیکن نہایت لگن سے تربیت اور تزکیۂ نفس کرتے رہے۔ خدا تعالیٰ کی نصرت میں سرشار یہ لوگ مختلف زمانوں میں مختلف ممالک میں اپنے طور پر دین کی خدمت کرتے رہے ہیں۔ ان میں سے ایک ہی صدی میں ایک ہی وقت میں بعض ایسے نمایاں وجود مختلف جگہوں پر ملتے ہیں جس سے ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا کا وعدہ ایک ذات کے ذریعہ پورا نہیں ہوا بلکہ منفرق لوگوں کے ذریعے بیک وقت پورا ہوتا رہا اُس زمانہ میں اسلام کے لئے ایک ہی شخص کے ذریعہ تجدید دین کرنا ممکن ہی نہیں تھا کیونکہ فاصلے زیادہ تھے اور آج کل کے زمانے کی سفری سہولتیں میسر نہیں تھیں مثلاً بغداد میں مقیم ایک شخص کے لئے یہ ممکن نہ تھا کہ سارے عالم میں اپنا پیغام پہنچا سکے۔ پہلی دو صدیوں میں افریقی ممالک میں صرف مراکو ہی ایسی جگہ ہے جس سے رابطہ ہوا اور جہاں سے مسلمان سپین پہنچے اور نائیجیریا کا ایک بڑا حصہ یوں ہی پڑا رہا۔ بعد ازاں وہاں بھی خدا تعالیٰ نے مجدد بھیجے جو افریقی مجدد تھے کیونکہ ان تک عرب مجددین کی آواز نہیں پہنچ سکتی تھی۔ اسی طرح ایران اور ہندوستان میں بھی خدا نے مجدد بھجوائے۔ تیمور جو خود مسلمان ہو گئے تھے ان کا دعویٰ تھا کہ وہ مجدد ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میری تمام سلطنت میں شرک پھیل چکا تھا اور بد رسوم پیدا ہو گئی تھیں۔ میں نے توحید خالص پر زور دیا اور ساری سلطنت میں خدا کے فضل سے شرک و بدعت ختم ہو کر توحید قائم ہو گئی اس معاملہ میں انہوں نے جبر سے کام نہیں لیا۔ اللہ تعالیٰ ان ملکوں میں بھی مجدد بھجوا رہا ہے جن کا عرب اور اہل عرب کے ساتھ کوئی قومی ملکی اور خونی تعلق نہ تھا اس لئے یہ کہنا کہ حضرت امام حسن عسکری کے بعد ہدایت کا سلسلہ گویا ٹوٹ گیا یہ ایک خاص فرقے کے لوگوں کا ایمان ہے اور یہ دعویٰ ہمارے لئے قابل قبول نہیں۔ اسی طرح مجدد اور عام مصلح میں بھی فرق ہے۔ مجدد خدا کی تقدیر کے نتیجے میں ایک خاص مقصد کے لئے پیدا ہوتا ہے۔ لیکن وہ کمیشن افسر نہیں ہوتا۔ مامور وہ ہوتا ہے جسے اللہ تعالیٰ الہاماً مقرر فرمائے اور خود کہے کہ تمہارے سپرد ہم یہ کام سونپ رہے ہیں اس لئے تم نے یہ کام کرنا ہے چونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو براہ راست امام مقرر کرتا ہے اس لئے اس کا ماننا سب کے لئے ضروری ہوتا ہے لیکن مجدد وہ ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کی فعلی تائید اور تقدیر کی تائید کے نتیجے میں عظیم الشان خدمت کی توفیق پاتے ہیں۔ نہ وہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ان کو مانا جائے اور نہ کبھی لوگوں نے ان کو مامور تسلیم کیا ہے مثلاً حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔ حضرت امام علی قاری۔ حضرت محی الدین ابن عربی وغیرہم۔ یہ وہ بزرگ ہیں جنہوں نے زبان سے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ وہ مجدد ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں اس قدر کام کرنے کی توفیق بخشی کہ جب ہم ان کی خدمات پر نظر ڈالیں تو آنحضرت ؐ کا وعدہ ان کے حق میں پورا ہوتے دیکھتے ہیں یہ مجددیت ہے۔ اس کے مقابل پر ماموریت میں جب خدا تعالیٰ کسی کو مامور فرماتا ہے تو اُس کے ساتھ اس کی مخالفت شروع ہو جاتی ہے۔ اسے ایک تحریک چلانی پڑتی ہے اور شدید مخالفتوں کے درمیان وہ پھولنے، پھلنے اور پھیلنے لگ جاتا ہے۔

(بشکریہ ہفت روزہ النصر ۸ ر اکتوبر ۱۹۸۵ء)

قادیان دارالامان میں جلسہ یوم خلافت کا بابرکت انعقاد

رپورٹ مرتبہ قریشی محمد فضل اللہ نائب مدیر بدر

قادیان ۲۷ ر مئی (احسان) شاندار جماعتی روایات کے مطابق آج صبح ٹھیک ۹ بجے لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے تحت جلسہ یوم خلافت کا بابرکت انعقاد عمل میں آیا جس کی صدارت محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے قائمقام ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ نے فرمائی مردوں کے لئے مسجد اقصیٰ اور عورتوں کے لئے مسجد مبارک میں انتظام کیا گیا تھا۔ ہر دو مساجد میں کثیر تعداد میں مرد و زن اور بچوں نے بذوق و شوق شرکت کی حسب پروگرام ٹھیک ۹ بجے جلسہ کی کارروائی کا آغاز مکرم حافظ مرزا مظہر احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ حافظ صاحب نے سورہ نور کا ایک رکوع تلاوت کیا بعدہٗ عزیزم رفیق احمد صاحب مدراسی متعلم مدرسہ احمدیہ نے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی نظم احترام عہد خوش الحانی سے سنائی جس سے حاضرین محظوظ ہوئے۔ اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے بعنوان خلافت کا مقام اور اس کی اہمیت فرمائی جس میں آنمحترم نے خلافت کا مقام تفصیل سے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ خلافت ایک مقدس امانت ہے جو مومنوں کے انتخاب کے ذریعہ جماعت کے عظیم ترین فرد کے سپرد کی جاتی ہے بظاہر خلیفہ کا انتخاب جماعت احمدیہ کے مومنوں کے ذریعہ ہوتا ہے لیکن اس کے پیچھے خدا تعالیٰ کی تقدیر کام کر رہی ہوتی ہے اسی لئے خدا تعالیٰ نے خلیفہ کے تقرر کو اپنی طرف منسوب کیا ہے جب کوئی خلیفہ بن جائے تو اس کی پوری اطاعت کرنی چاہیئے یہ امانت جس کے سپرد کی جاتی ہے تا دم آخر وہ اسکو ادا کرنے کا ذمہ دار ہوتا ہے اور خلیفہ نبی کی جماعت کا روحانی باپ ہوتا ہے اس کا نمونہ جماعت کے لئے قابل اسوہ ہوتا ہے اور وہ لوگوں کے اعمال کا نگران ہوتا ہے خلیفہ بہر صورت شریعت اور نبوت محمدی کے تابع اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا روحانی نمائندہ ہوتا ہے۔ خلفاء نبی کی قوت قدسیہ کو محفوظ کر کے امت تک پہنچاتے ہیں۔ اور اس طاقت کا کوئی حصہ ضائع نہیں ہو سکتا۔ خلافت کے ذریعہ نور نبوت کو ممتد کر دیا جاتا ہے اور کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی جب تک اس میں وحدت نہ ہو اور وحدت نہیں ہو سکتی جب تک خلافت نہ ہو جب تک امت محمدیہ میں خلافت راشدہ قائم رہی اس وقت تک اسلام ترقی کرتا رہا۔ خلافت کے فوائد

(باقی صفحہ ...)

تیسری قسط

جماعت ہائے احمدیہ بھارت میں صد سالہ جشن تشکر کی شاندار تقاریب

از مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے سیکریٹری جوبلی کمیٹی قادیان

۱۔ کوڈیاتھور (کیرلہ)

جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام ۲۴ مارچ ۱۹۸۹ء کو منعقد کیا گیا
غرباء و مساکین :- ۲۵ مارچ کو گوشت اور چاول غرباء میں تقسیم کیے گئے۔
بچوں کے پروگرام :- ۲۴ مارچ کو ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ ۲۶ مارچ کو ذیلی تنظیموں کا مشترکہ اجلاس ہوا۔

۲۔ سونگھڑہ (اڑیسہ)

غرباء و مساکین :- ۲۳ مارچ کو گوشت غرباء میں تقسیم کیا گیا نیز ۲۴ مارچ کو قریباً پانصد غیر از جماعت لوگوں کو مدعو کر کے کھانا کھلایا گیا۔
بچوں کے پروگرام :- ۲۴ مارچ کو خدام و اطفال کے علمی مقابلہ جات کا پروگرام رکھا گیا۔ اور نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کیے گئے۔ ۲۸ مارچ کو ناصرات الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کی ممبرات کے علمی مقابلہ جات ہوئے اور انعامات دیئے گئے اور شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔

۳۔ پنچہ پاڑہ (اڑیسہ)

جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام ۲۳ مارچ کو منعقد کیا گیا جس میں ہندو اور غیر احمدی احباب بھی شامل ہوئے۔
۲۴ مارچ کو لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام جلسہ ہوا۔

۴۔ دہلی

جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام ۲۴ مارچ کو بعد نماز جمعہ منعقد کیا گیا۔

۵۔ ادکھ پڑہ (اڑیسہ)

جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام ۲۳ مارچ کو منعقد کیا گیا۔ اسی طرح ۲۴ مارچ کو لجنہ اماء اللہ اور ۲۵ مارچ کو خدام الاحمدیہ نے جلسہ منعقد کیا تقریباً ایک ہزار مہمان غیر از جماعت آئے جن کے کھانے کا انتظام کیا گیا۔
مساکین و یتامیٰ :- دو عدد جانور صدقہ دیئے گئے۔ اور غرباء کو کھانا کھلایا گیا۔
بچوں کے پروگرام :- خدام و اطفال کے علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔

۶۔ عثمان آباد (مہاراشٹر)

غرباء و مساکین و یتامیٰ :- دو جانور صدقہ دیئے گئے۔ گوشت غرباء میں تقسیم کیا گیا۔ پونے دو صد یتامیٰ اور مساکین کو کھانا کھلایا گیا اسی طرح چالیس سلے سلائے اچھے پارچات اور چاول غرباء میں تقسیم کئے گئے۔ ۲۶ مارچ کو عثمان آباد جیل میں ایک صد اکیاسی قیدیوں کو کیلے اور سنگترے دیئے گئے۔
پریس و پبلسٹی :- دو پریس کانفرنس کی گئیں۔ جس کے نتیجہ میں چار اخبارات میں دو دفعہ رپورٹس شائع ہوئیں۔
بچوں کے پروگرام :- اطفال و ناصرات و خدام کے علمی پروگرام ہوئے۔ اور شیرینی تقسیم کی گئی۔

۷۔ تالبر کوٹ (اڑیسہ)

جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام ۲۳ مارچ کو منعقد کیا گیا۔ جس میں کافی تعداد میں غیر احمدی احباب نے بھی شرکت کی۔ اور تحصیلدار صاحب بھی شامل ہوئے۔ تمام مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا۔
غرباء و مساکین :- دو بکرے صدقہ کر کے غرباء و مساکین میں تقسیم کئے گئے۔

۸۔ ہلدی پدا (اڑیسہ)

جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام ۲۳ مارچ کو منعقد کیا گیا۔
غرباء و مساکین۔ ۸۰ کلو چاول اور تقریباً چالیس روپے نقدی غریبوں اور مسکینوں میں تقسیم کی گئی۔ اسی طرح ایک جانور کی قربانی کی گئی۔

۹۔ بھدرواہ (کشمیر)

بچوں کے پروگرام :- اطفال کے علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے اور خدام الاحمدیہ کا اجلاس ہوا۔

۱۰۔ چنتہ کنٹہ (آندھرا)

جشن تشکر کے لئے خدام نے ایک ایک ماہ کی تنخواہیں جمع کروائیں۔
پریس و پبلسٹی :- خدام کی کوشش سے دو تلگو روز ناموں میں ۲۲ و ۲۳ مارچ کو صد سالہ جشن تشکر و جماعت کا تعارف تفصیل سے شائع ہوا۔

۱۱۔ چک ایمرچ (کشمیر)

جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام ۲۳ مارچ کو منعقد کیا گیا۔ اسکولوں میں بچوں و اساتذہ کو شیرینی تقسیم کی گئی۔
غرباء و مساکین :- ایک جانور صدقہ دیا گیا۔

۱۲۔ کانپور (یو۔ پی)

جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام ۲۳ مارچ کو منعقد کیا گیا۔ اور حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ کانپور کے جلسہ کے بعد اکثر احباب جماعت نے لکھنؤ کے جلسہ میں شرکت کی۔

۱۳۔ [illegible] (مہاراشٹر)

جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام ۲۳ مارچ کو منعقد کیا گیا۔ شاندار طریق پر مسجد و پنڈال و محلہ کو سجایا گیا تھا علاقائی ایم۔ ایل۔ اے جناب ڈاکٹر کرن چند مارڈی نے قومی پرچم لہرایا اور اپنے خطاب میں فرمایا:-
"جماعت احمدیہ ہمیشہ یہ کوشش کرتی ہے کہ ان کی خوشی میں ہر ایک مذہب اور ہر ایک طبقہ کے لوگ شامل ہوں۔ اور جیسا کہ ان کا پروگرام اس صد سالہ جشن کے موقعہ پر ہے کہ غریبوں کو کھانا کھلانا۔ ان کی امداد کرنا اور مریضوں کو پھل تقسیم کرنا وغیرہ دراصل یہ اپنی خوشی میں ان غرباء و مریضوں کو خوش کرنا چاہتے ہیں۔ یہ ہمارے لئے ایک سبق آموز امر ہے۔"
محلہ کے راستہ سے گذرنے والے ہر فرد کو مٹھائی کا تحفہ دیا گیا۔ اس موقعہ پر جنرل سیکریٹری آف لیبر یونین موسیٰ بنی ماشنر جناب اشوک مشرا صاحب کو مدعو کیا گیا تھا جنہوں نے اپنے ہاتھ سے مٹھائی تقسیم کرنے کا آغاز کیا۔ اس موقعہ پر تقریباً ستّو افراد کو پارٹی پر مدعو کیا گیا جن میں سے ۳۵ افراد آئے ان میں سے اعلیٰ عہدیداران بھی تھے۔
مساکین و یتامیٰ و غرباء :- گیارہ جانوروں کی قربانی بطور صدقہ دی گئی۔ جس میں سے چھ خدام نے ایک جماعت کی طرف سے ایک لجنہ مقامی کی طرف سے بقیہ دیگر احباب جماعت نے دی۔ تین دن تک ایک ہزار سے زائد غرباء و مساکین کو کھانا کھلایا گیا۔ اور ہسپتال میں مریضوں کو خوبصورت لفافوں میں پھل رکھ کر تقسیم کئے گئے لفافوں میں جوبلی کی مناسبت سے ہندی میں عبارت لکھوائی گئی تھی۔
۲۵ تاریخ کو کھانا پکا کر بس میں موبھنڈار (گاؤں) لے گئے اور وہاں غرباء کو خدام نے کھلایا۔ اسی طرح ایک بیوہ اور اس کے بچوں کی کپڑے اور نقدی و دیگر اشیاء کے ذریعہ امداد کی گئی۔
بچوں کے پروگرام :- خدام و اطفال و ناصرات کے علیحدہ علیحدہ علمی و ورزشی پروگرام ہوسکے۔

باقی آئندہ

آل کرناٹک صد سالہ جشن تشکر کی دو روزہ کانفرنس

کا بنگلور شہر میں کامیاب انعقاد صوبہ کرناٹک کی تمام جماعتوں کے علاوہ

آندھرا، کیرالہ، تامل ناڈو وغیرہ سے پانچ صد سے زائد مہمانوں کی شرکت

مرکز قادیان سے محترم مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ محترمہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ

مرکزیہ اور محترم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر انصار اللہ مرکزیہ کی شرکت

(رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب تیماپوری مبلغ سلسلہ احمدیہ شیموگہ کرناٹک)

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ صدسالہ جشن تشکر کے سلسلہ میں ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں جو پروگرام طے پا چکے تھے اس کے مطابق ۱۳، ۱۴ مئی ۱۹۸۹ء کو بنگلور میں دو روزہ کانفرنس نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی الحمد للہ۔

مرکز قادیان سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان اور محترمہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان اور مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر انصار اللہ مرکزیہ قادیان نے شرکت کی بڑی خوشی کی بات یہ ہوئی کہ کرناٹک کی تمام جماعتوں یادگیر، گلبرگہ، تیماپور، دیودرگ، شیموگہ، ساگر، سوروب، مرکرہ، منگلور، ہبلی، بیدری، منڈگوڈ نیز آندھرا پردیش سے حیدرآباد، سکندرآباد اور کیرالہ سے پینگاڈی، کالیکٹ، کوڈالی، کنانور، مٹانور، کوڈیا تھور وغیرہ اور مدراس اور مہاراشٹر سے بھی احباب جماعت نے پانچ صد سے زائد کی تعداد میں شرکت کی۔ کیرالہ سے احباب سپیشل بس اور ویگنوں کے ذریعہ آئے ہوئے تھے۔ شیموگہ سے ۹ خدام ۲۸۰ کلو میٹر کا فاصلہ طے کر کے سائیکلوں پر آئے۔ الحمد للہ۔ جماعت احمدیہ بنگلور نے مہمانوں کے قیام و طعام کا مناسب حال انتظام کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

پریس کانفرنس:۔ مورخہ ۱۲ مئی ۸۹ء کو صبح ساڑھے گیارہ بجے ایک مختصر پریس کانفرنس ہوئی۔

نماز جمعہ:۔ دو بجے نماز جمعہ ادا کی گئی جس میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴ اپریل ۱۹۸۹ء پڑھ کر سنایا اور جماعتی دوستوں کو کچھ نصائح فرمائیں۔

نمائش:۔ ۱۳ مئی ۱۹۸۹ء کی صبح کو گیارہ بجے ٹاؤن ہال میں جو عین شہر بنگلور کے درمیان میں واقع ہے محترم مرزا وسیم احمد صاحب نے نمائش کا افتتاح فرمایا جس میں دنیا کی مختلف زبانوں میں تراجم قرآن کریم، منتخب آیات قرآن مجید و احادیث کے تراجم کے نمونے اور مختلف اسلامی لٹریچر اور تاریخی تصاویر کو بنگلور کے خدام نے بڑی محنت سے سجایا تھا۔ شہر کے معززین متعدد غیر احمدی و غیر مسلم افراد نے نمائش کو دیکھا اور استفادہ کیا۔ اور تاثرات کی کتاب میں اپنے اپنے تاثرات نوٹ کر دئے۔

احمدیہ بلڈ ڈونیشن کیمپ

اسی ٹاؤن ہال میں احمدیہ جماعت کی طرف سے خون کا عطیہ پیش کرنے کے لئے باقاعدہ ایک کیمپ لگایا گیا جس میں ریڈ کراس سوسائٹی کے چیئرمین مسٹر بی لکشمن راؤ اپنی ٹیم کے ساتھ کیمپ میں پہنچ گئے۔ احمدیہ جماعت کے اکیسی خدام نے اپنے اپنے خون کا عطیہ پیش کیا۔ ریڈ کراس کے چیئرمین کو محترم مرزا وسیم احمد صاحب نے خدام کی طرف سے خون کی ایک بوتل کا عطیہ پیش کیا۔ اس کیمپ کو بنگلور کے ایک نوجوان احمدی ڈاکٹر جواز احمد صاحب نے آرگنائز کیا تھا۔ ریڈ کراس کے چیئرمین نے جماعت احمدیہ کی اس خدمت کی سراہنا کرتے ہوئے ڈاکٹر جواز احمد صاحب کو ایک سرٹیفکیٹ بھی دیا اسی موقعہ پر T.V کے نمائندہ بھی آئے ہوئے تھے۔ اگلے دن کی خبروں میں جلسہ کی خبر کے ساتھ پروگرام کی جھلکیاں بھی دکھائیں۔

جلسہ پیشوایان مذاہب

۱۳ مئی ۱۹۸۹ء کی شام چھ بجے جلسہ پیشوایان مذاہب کا اہتمام ہوا۔ جس کی صدارت مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان مدراس نے کی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم محمد شفیع اللہ صاحب صوبائی صدر تبلیغی مشنریز بنڈی کمیشن کرناٹک نے معزز مہمانوں اور سامعین کو خوش آمدید کہا۔ اور ہمارے اجلاسات کی غرض و غایت کو بیان کیا۔ حضور اقدس کا خصوصی پیغام جس کا ترجمہ مقامی زبان کنڑ میں ہوا تھا۔ ایم۔ ی شریف صاحب مرکرہ نے پڑھ کر سنایا۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں جلسہ پیشوایان مذاہب کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کے بغیر موجودہ زمانہ میں امن کا تصور کرنا بھی ممکن نہیں پیشوایان مذاہب کے اس جلسہ میں جماعت احمدیہ کے مقررین مولوی محمد عمر صاحب مبلغ مدراس کی۔ اور مکرم محمد ابراہیم صاحب کے علاوہ بدھ مت عیسائیت سکھ ازم اور سناتن دھرم کے نمائندوں نے تقاریر کیں بفضلہ تعالیٰ یہ پروگرام تین گھنٹے تک جاری رہا۔

تربیتی اجلاس:۔

۱۴ مئی ۱۹۸۹ء کو ٹاؤن ہال میں ۱۱ بجے صبح ایک تربیتی جلسہ محترم مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ مدراس مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری، مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس خاکسار محمد عمر تیماپوری اور مکرم مولوی سید کلیم الدین صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ نیز مکرم محمد شفیع اللہ صاحب صدر جماعت بنگلور اور مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب قائم مقام امیر صوبائی کیرالہ نے مختلف تربیتی امور پر تقاریر کیں اس دوران مکرم برکات احمد صاحب سلیم اور عبدالغنی صاحب اشرف نے نظمیں سنائیں۔ آخر پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مؤثر رنگ میں بعض تربیتی امور کی طرف جماعتی دوستوں کو توجہ دلائی۔

ناصرات الاحمدیہ بنگلور کا مختصر پروگرام

ٹاؤن ہال ہی میں شام پانچ بجے ناصرات الاحمدیہ بنگلور نے اپنی نظموں اور تقاریر کا پروگرام پیش کر کے سامعین کو محظوظ کیا جسکو ناصرات کی سیکرٹری مکرمہ یاسمین سہیل صاحبہ نے بڑی محنت سے تیار کروائی تھی۔

جلسہ صدسالہ جشن تشکر

محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد کی زیر صدارت مورخہ ۱۴ مئی کو شام ساڑھے پانچ بجے ٹاؤن ہال میں جلسہ صدسالہ جشن تشکر منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار محمد عمر تیماپوری مبلغ شیموگہ نے حضور اقدس کا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا۔ اس اجلاس میں مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ مدراس اور مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدرآباد اور مکرم سیٹھ محمد عبدالصمد صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر اور مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان

مدراس نے تقاریر کیں، اس دوران مکرم عبدالمنان صاحب سالک، یادگیر، حسین خان صاحب ہبلی اور عزیزم ولی شریف نے نظمیں سنائیں۔ بعدہ مکرم صبغت اللہ صاحب بنگلور نے تمام احباب کا شکریہ ادا کیا آخر پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نہایت ہی موثر رنگ میں خطاب فرمایا کہ ہم پر اللہ تعالیٰ کے ہوئے بے شمار فضلوں اور رحمتوں کا ہم شمار نہیں کر سکتے اگر ہم ساری عمر ہی شکر ادا کریں تب بھی ہم شکر ادا نہیں کر سکتے بفضلہ تعالیٰ یہ پروگرام بھی تین گھنٹے تک جاری رہا بعدہ آپ نے اجتماعی دعا کرائی اس طرح یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

مقامی کثیر الاشاعت اخبارات میں اس کی خبریں بھی شائع ہوئیں مکرم شفیع اللہ صاحب صوبائی صدر تبلیغی منصوبہ بندی کمیشن کرناٹک نے اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کیلئے باقاعدہ شعبہ جات بنائے ہوئے تھے۔ آپ نے بڑی محنت اور توجہ کے ساتھ اپنے معاونین مکرم محمد صبغت اللہ صاحب۔ مکرم محمد نعمت اللہ صاحب اور مکرم ڈاکٹر سید جواز احمد صاحب۔ مکرم برکت اللہ صاحب۔ مکرم برکات احمد سلیم صاحب۔ مکرم عظمت اللہ صاحب۔ مکرم محمد معین اللہ صاحب۔ مکرم محمد حفیظ اللہ صاحب اور مکرم عرفان اللہ صاحب، اور سید جواز احمد صاحب ان کے علاوہ دیگر انصار، خدام، اور لجنات نے پر خلوص تعاون سے دن رات محنت کر کے، تمام پروگراموں کو کامیاب بنایا الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا کرے آمین۔ اور اس کانفرنس کے بہتر اور دیرپا نتائج ظاہر فرمائے آمین۔

تبلیغی گفتگو :۔

کلکتہ کے کچھ غیر احمدی دوستوں نے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سے ملاقات کی کانفرنس اور نمائش کے تعلق میں اپنے اچھے تاثرات کا اظہار کیا اور محترم حضرت میاں صاحب نے بھی مناسب حال احمدیت کا پیغام موثر رنگ میں پہنچایا اور ان کو جلسہ سالانہ قادیان آنے کی دعوت دی۔

بیعت :۔ کیرلہ سٹیٹ کے ایک دوست جو بنگلور میں مقیم ہیں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ الحمد للہ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا کرے آمین

صوبائی میٹنگ :۔

مورخہ ۱۵ر مئی ۱۹۸۹ء کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی زیر صدارت مکرم شفیع اللہ صاحب کے مکان واقع رحمنڈ ٹاؤن میں ایک میٹنگ منعقد ہوئی۔ جس میں تمام صوبہ کرناٹک کی جماعتوں کے نمائندگان نے نمائندگی کی۔ محترم حضرت میاں صاحب نے حضور اقدس کے ارشادات کی روشنی میں بعض امور کی طرف دوستوں کو خصوصی توجہ دلائی۔ اور فرمایا کہ اپنی اپنی جماعتوں میں جائزہ لیں۔ جماعتوں میں انتخابات بر وقت کرائے جائیں بعض جماعتوں میں امارتوں کا قیام بھی پیش نظر رکھ کے ہر صوبائی امیر کا انتخاب کروانا بھی مقصود ہے۔ اس لئے فوری طور پر اس طرف توجہ دیں۔ اسی طرح چندہ جات لازمی کے سلسلہ میں چندہ وصیت کے بارہ میں عہدیداران کو خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ پہلے وہ خود اپنا صحیح اور باشرح بجٹ سے چندہ جات کی ادائیگی کریں اور جماعتوں کے افراد کو بھی اس طرف توجہ دلائیں۔ آپ نے مجلس عاملہ کی میٹنگ کے بارے میں بھی خصوصی توجہ دلائی کہ باقاعدہ میٹنگیں ہوتے رہنا چاہئیں اس طرح مجلس کو جائزہ لینے میں سہولت رہے گی۔ حضور کا تو اس بارے میں خصوصی ارشاد ہے کہ صرف نماز کے لئے ہی مجلس عاملہ کی ہر ماہ ایک میٹنگ بیٹھے۔ اس کے علاوہ محترم میاں صاحب نے بہت سی جماعتوں کو ان کے تبلیغی و تربیتی پروگراموں کی رہنمائی کی اور مفید مشوروں سے نوازا۔ حضور کے ارشاد کی روشنی میں آپ نے فرمایا کہ دوست کچھ دنوں کے لئے اپنے آپ کو وقف کریں، تا نئی جماعتوں میں ان کو بھجوایا جائے۔ بفضلہ تعالیٰ یہ میٹنگ بھی تین گھنٹے تک جاری رہی۔ آخر پر آپ نے دعا کروائی جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

لجنہ اماء اللہ بنگلور

لجنہ اماء اللہ بنگلور نے حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر صدارت دارالفضل میں ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد کیا جو مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ مکرمہ عزیزہ سلطانہ نے بڑی خوش الحانی سے نظم سنائی مکرمہ یاسمین سمیع اللہ صاحبہ نے ایک مختصر تقریر کی جس کے بعد مکرمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے لجنات کو اپنی ذمہ داری کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ناصرات کی تعلیم و تربیت پر زور دیا اور نہایت اہم نصائح فرمائیں۔ بعدہ مکرمہ یاسمین سہگل نے صدر لجنہ بنگلور مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ کی جانب سے محترمہ صدر صاحبہ مرکزیہ نیز سب حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

بقیہ صفحہ نمبر ۳ سے جلسہ یوم خلافت

کے ساتھ ہی ترقی رک گئی اور تنزل کا دور شروع ہو گیا آنمحترم نے مختلف اقتباسات کے ذریعہ جماعت کے خلیفہ کا ممتاز مقام عمدہ پیرایہ میں بیان فرمایا۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے "جماعت احمدیہ میں خلافت کا قیام اور منکرین خلافت کا انجام" عنوان کے تحت فرمائی۔ محترم مولانا موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے حالات اور مخالفین کے ہنگاموں کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے جماعت میں خلافت علیٰ منہاج نبوت کے قیام پر روشنی ڈالی، اور منکرین خلافت نیز مخالفین خلافت اور مختلف فتنوں خصوصاً احراری تحریک کا ذکر کیا جماعت کی شدید مخالفت کی وجہ بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ مخالفین محسوس کرتے ہیں کہ اگر ساری دنیا پر غالب آنے والی کوئی جماعت ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہے کیونکہ وہ ایک ہاتھ پر متحد ہے اور خلافت کے نتیجے میں ہمارے اندر وہ قوتیں پیدا ہو چکی ہیں جن سے یہ مرعوب ہو چکے ہیں اور سوائے مخالفت کے اور کچھ کر نہیں سکتے۔ محترم مولانا موصوف نے خلافت کو مٹانے کی کوشش کرنے والے اور خلافت کا انکار کرنے والے ہر دو گروہوں کے انجام کا بھی ذکر کیا کہ ان سے مرکز احمدیت چھوٹا مقامات مقدسہ چھین گئے بہشتی مقبرہ اور اہل بیعت چھوٹ گئے جس کی وجہ سے وہ بے شمار برکات سے محروم رہ گئے۔

اس اجلاس کی آخری تقریر خاکسار کی بعنوان خلافت رابعہ کے کارنامے تھی خاکسار نے موجودہ حالات کا ذکر کرتے ہوئے اس شدید مخالفانہ دور میں ہونے والے کارہائے نمایاں کا تفصیل سے ذکر کیا اور بتایا کہ کس طرح خدا تعالیٰ خلافت رابعہ کے بابرکت دور میں اپنے افضال و برکات نازل فرما رہا ہے۔ اور ہم نے آپ کی زیر قیادت کتنی حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ خاکسار نے ایمرجنسی وار اس چھ سالہ دور میں ہونے والی ترقیات کا مختصر سا خاکہ بھی پیش کیا۔ ہر سہ تقاریر ۳۰، ۳۰ منٹ پر مشتمل تھیں۔

آخر پر صدر اجلاس نے بھی غیر مبائعین کے حالات کا تذکرہ کیا اور خلیفہ وقت کی خدمت میں بار بار خطوط لکھنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے برکات خلافت اور قبولیت دعا کے ایمان افروز واقعات سنائے۔ اور دعا کرائی۔ دعا کے ساتھ ہی دوسری صدی کے پہلے جلسہ یوم خلافت کا اختتام ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

[illegible]
کی اشاعت آپ کا جماعتی فرض ہے۔ (مینیجر)

حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب شہیدؓ کی تصویر سے متعلق

دُنیا بھر کے احمدی سکالرز کی خدمت میں اہم اپیل

از محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت

انغان قوم دُنیا کی ایک قدیم اور تاریخی قوم ہے۔ جس میں حضرت داتا گنج بخش علی بن عثمان ہجویریؒ (ولادت ۱۰۰۹ء، وفات ۱۰۷۲ء) حضرت خواجہ باقی باللہؒ (ولادت ۱۵۶۴ء وفات ۱۶۰۳ء) حضرت مجدد الف ثانیؒ (ولادت ۱۵۶۳ء وفات ۱۶۲۴ء) اور حضرت آدم بنوریؒ (ولادت ۱۵۸۰ء وفات ۱۶۴۴ء) جیسے عارف بزرگ اہل اللہ اور علماء و مشائخ پیدا ہوئے۔ حضرت صاحبزادہ مولوی سید عبداللطیف صاحبؓ رئیس اعظم خوست حضرت داتا گنج بخشؒ کے خانوادہ سے تعلق رکھتے تھے۔ جنہوں نے ۱۴ جولائی ۱۹۰۳ء (مطابق ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۲۱ ہجری) کو اپنے مقدس لہو سے دینِ حق کی آبیاری کی اور اس کی حقانیت پر مہر ثبت کر کے ایک دائمی نمونہ قائم کر دیا۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"جیسا کہ اُن کا چہرہ نورانی تھا ایسا ہی اُن کا دل مجھے نورانی معلوم ہوتا تھا۔"
(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۹)

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم اور سیدنا حضرت فضل عمر کی روحانی توجہ کی برکت سے ایسا غیبی سامان فرمایا کہ عین اس مرحلے پر جب کہ تاریخ احمدیت کی تیسری جلد زیر تدوین و اشاعت تھی۔ لنڈن کے انڈیا آفس سے ڈیورنڈ لائن کمیشن (۱۹ ستمبر تا ۱۴ نومبر ۱۸۹۳ء) کے دو گروپ فوٹو یکایک مہیا ہو گئے۔ اس کمیشن میں امیر عبدالرحمٰن خان نے اپنے چچا زاد بھائی سردار شیرین دل خان گورنر خوست اور حضرت صاحبزادہ صاحب کو نمائندہ مقرر کیا۔ تصاویر میں شامل اشخاص کے خدوخال بہت نمایاں تھے مگر افسوس اُن پر کوئی نام درج نہیں تھا۔

خوش قسمتی سے اس زمانے میں حضرت صاحبزادہ صاحب کی سب سے بڑی بہو حضرت سیدہ بی بی صاحبہ بقید حیات تھیں۔ اور پورے خاندان میں وہی اس مقدس وجود کی شناخت کر سکتی تھیں جیسا کہ صاحبزادہ سید احمد لطیف صاحب ابن حضرت صاحبزادہ سید محمد طیب صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہماری تائی جان مرحومہ حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب شہید مرحوم کے خاندان کی وہ آخری خاتون تھیں جنہوں نے حضرت شہید مرحوم کا پُرنور چہرہ دیکھا۔ آپ کی پاکیزہ صحبت میں ایک لمبا عرصہ رہ کر آپ کی خدمت کا شرف حاصل کیا......
مرحومہ کی شادی غالباً ۱۸۹۴ء میں ہوئی۔ حضرت شہید مرحوم نے خود اپنے خاندان ہی میں اپنے سب سے بڑے فرزند (صاحبزادہ سید محمد سعید) سے شادی کرائی ہے۔"
(روزنامہ الفضل ربوہ ۲۷ ستمبر ۱۹۶۸ء صفحہ ۵ کالم ۱)

راقم الحروف سرائے نورنگ ضلع بنوں پہنچا جہاں یہ مبارک خاندان ہجرت افغانستان کے بعد قیام پذیر تھا۔ مکرم صاحبزادہ حبیب اللہ صاحب کے ذریعہ کئی اہم معلومات حاصل ہوئیں۔ اور انہوں نے بتایا کہ حضرت سیدہ بی بی صاحبہ کے نزدیک فوٹو میں جو بزرگ عمامہ پہنے اور جبہ زیب تن کئے ہوئے ہیں وہ یقینی طور پر حضرت صاحبزادہ صاحب ہی ہیں۔

اس تصدیق کے بعد دسمبر ۱۹۶۲ء میں تاریخ احمدیت جلد سوم کے صفحہ ۱۶۶ پر ایک گروپ فوٹو مندرجہ ذیل نوٹ کے ساتھ شائع کر دیا گیا:۔

"پہلی قطار بائیں سے دائیں۔ ۱۔ سر عبدالقیوم خاں آف ٹوپی ۲۔ سر مارٹیمر ڈیورنڈ ۳۔ سردار شیرین دل خان گورنر خوست۔ ان کے بعد پیچھے نمبر ۴ پر جو بزرگ کھڑے ہیں وہ صاحبزادہ سعید جان مرحوم کی اہلیہ (حضرت شہید مرحوم کی بڑی بہو) کی رائے میں قطعی طور پر حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب ہیں۔ شعبہ تاریخ احمدیت کی طرف سے مزید تحقیق جاری ہے۔"

کتاب کی اشاعت کے بعد بھی تصویر پر ریسرچ کا سلسلہ برابر جاری رہا۔

حیاتِ قدسی حصہ چہارم صفحہ ۳۱ سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب جب ۱۹۰۲ء کے آخر میں قادیان تشریف لے گئے تو حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی قادیان میں ہی تھے اور حسن اتفاق سے مہمان خانہ کے اسی کمرہ میں فروکش تھے جس میں حضرت صاحبزادہ صاحب اپنے خاص تلامذہ یعنی حضرت مولوی عبدالستار المعروف "بزرگ صاحب" سید احمد نور صاحب کابلی، مولوی عبدالجلیل صاحب وغیرہ کے ساتھ رونق افروز رہے۔ شعبہ تاریخ کی طرف سے حضرت مولانا راجیکی صاحب سے خصوصی رابطہ قائم کیا گیا مگر پیرانہ سالی اور بعض دیگر عوارض کے باعث آپ کچھ رہنمائی نہ فرما سکے۔

حضرت قاضی محمد یوسف صاحب (امیر صوبہ سرحد) کو بھی یہ اعزاز حاصل تھا کہ وہ بھی اُن ایام میں مہمان خانہ قادیان میں ہی قیام فرما تھے اور اُن کا کمرہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی جائے قیام سے بالکل متصل تھا مگر افسوس حضرت قاضی صاحب تصویر کی اشاعت کے بعد صرف چند دن زندہ رہے اور ۱۴ جنوری ۱۹۶۳ء کو انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

بعد ازاں حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی نے بذریعہ تحریر اس ناچیز کو توجہ دلائی کہ حضرت مولوی محمد دین صاحب (سابق مبلغ امریکہ) نے بھی حضرت صاحبزادہ صاحب کی زیارت کی تھی اُن سے دریافت کیا جائے۔ چنانچہ میں اُن کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت دفتر نظارت علیا کے سامنے برآمدہ میں ایک کرسی پر بیٹھے تھے۔ آپ نے تصویر پر ایک گہری نظر ڈالی۔ اور فرمایا میرے ذہن میں ۱۹۰۲ء سے آج تک حضرت صاحبزادہ صاحب کے جو نقوش قائم ہیں یہ تصویر بالکل اُن کے مطابق ہے۔

کچھ عرصہ بعد قادیان سے مجھے درویش قادیان جناب میاں عبدالرحیم صاحب دیانت سوڈا واٹر (والد ماجد مولانا عبدالباسط صاحب مبلغ افریقہ) کا حسب ذیل مکتوب موصول ہوا۔ جو دراصل انہوں نے ۲۷ فروری ۱۹۷۳ء کو صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان کے نام لکھا تھا۔ اور محترم مرزا وسیم احمد صاحب کی ہدایت پر دفتر خدمت درویشاں کے توسط سے خاکسار کو ۱۲ مارچ ۱۹۷۳ء کو ملا۔ موصوف نے [illegible] میں تحریر فرمایا تھا کہ:۔

"میں اکثر اوقات اپنے والد صاحب مرحوم حضرت میاں فضل محمد صاحب (ہرسیاں والے) سے پوچھتا رہتا تھا کہ ابا جی! سید مرحوم کی شکل کیسی تھی؟ کس سے ملتی تھی؟ اس شکل کا کوئی انسان آپ کی نظر سے گزرا ہے؟ تو آپ نے [illegible] فرمایا ہاں اُن کی شکل کچھ کچھ حضرت میاں غلام محمد صاحب سفیر گلگت سے ملتی تھی مگر وہ اِن سے بھاری اور گورے رنگ کے تھے۔ اِس کے بعد میں میاں غلام محمد صاحب مرحوم سے

ایک خاص عقیدت سے ملتا تھا۔ وہ مجھ سے محبت کرتے تھے اور بسا اوقات اپنے کاموں میں مجھ سے مشورہ بھی لیتے۔ ایک دن میں گھر میں اپنے دفتر زائرین قادیان میں بیٹھا تھا کہ حضرت مولوی عبدالواحد صاحب فاضل کشمیری اپنے ہاتھ میں تاریخ احمدیت کی تیسری جلد لے کر آئے اور وہاں موجود دو دوستوں کو جو کہ خواجہ عبدالستار صاحب بھائی الہ دین صاحب اور میرزا محمد اسحاق صاحب تھے جو کہ لاہور گیا سے کا ایک گروپ فوٹو ہے۔ میں چونکہ کیونکہ میں نے اپنی تحقیق کے دوران یہ بھی سنا ہوا تھا کہ شہید مرحوم کے صاحبزادگان سے کہ آپ کا بھی کا فوٹو لاہور میں کھینچا گیا تھا جو اب ملتا نہیں۔ اور یہ بات میرے والد صاحب نے مجھے بتائی تھی۔ اور میں نے دفتر میں موجود دوستوں سے کہا کہ اس میں تو پھر مولوی صاحب شہید کا بھی فوٹو ہوگا۔ فوٹو میں نے اٹھا کر دیکھا تو فوری طور پر بے ساختہ میں نے ذہنی تشفیہ فوٹو پر اپنی انگلی رکھ دی کہ یہ حضرت مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم شہید کا ہے۔ پھر جب نیچے لکھی ہوئی لسٹ پڑھی تو میرا کہنا درست ہوا۔ گویا اب میں یقینی طور پر یہ کہہ سکتا ہوں کہ مندرج فوٹو مرحوم کا ہی ہے اور آپ کی ہی پہچان شناخت کی روایت جو فوٹو مندرج کے متعلق ہے صحیح ہے۔ جن دو دوستوں نے مکرم منشی غلام محمد صاحب کو دیکھا ہے وہ میری اس بات کی تائید کریں گے۔ والسلام

عبدالرحیم درویش ۲/۲۷ قادیان

یاد رہے کہ حضرت خان بہادر غلام محمد صاحب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے قدیم رفقاء میں سے تھے جنہوں نے ۲۰ جنوری ۱۸۹۲ء کو شرف بیعت حاصل کیا تھا۔ (رجسٹر بیعت اولیٰ)۔ اسی طرح حضرت میاں فضل محمد صاحب ہرسیاں والے کی بیعت دسمبر ۱۸۹۶ء کی ہے۔ جنوری ۱۹۰۳ء کے مشہور سفر جہلم میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور حضرت شہید مرحوم کے ہمرکاب جو مخلصین تھے اُن میں حضرت میاں فضل محمد صاحب بھی تھے۔ اور اخبار "البدر" ۲۳ جنوری ۱۹۰۳ء کے صفحہ ۸ میں آپ کا نام موجود ہے۔ اس اعتبار سے مندرجہ بالا بیان کی اہمیت اور ثقاہت بہت بڑھ جاتی ہے۔

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب جس مقام پر شہید کیے گئے تھے تاریخ احمدیت کو اُس کی تصویر حاصل کرنے میں بھی بفضلہ تعالیٰ کامیابی ہو گئی۔ چنانچہ تاریخ احمدیت جلد سوم کے دوسرے ایڈیشن میں اسے بھی اشاعت کر دیا گیا۔ علاوہ ازیں حضرت مولوی عبدالستار بزرگ صاحب کی تصویر بھی محفوظ کر دی گئی۔

۱۹۵۵ء میں جب میں پہلی بار انگلستان گیا تو انڈیا آفس اور برٹش میوزیم کی ممبر شپ حاصل کی اور مسلسل ایک ماہ تک ضروری لٹریچر، دستاویزات، تصاویر اور اخبارات کا مطالعہ کرتا رہا اور بہت سی اہم کتابوں کے ضروری حوالہ جات کی فوٹو کاپیاں حاصل کیں۔ نیز خاص طور پر ڈیورنڈ لائن سے متعلق تصاویر بھی نکلوائیں تا کسی طرح ان فوٹوؤں میں موجود اشخاص کا پتہ چل جائے اور حضرت صاحبزادہ صاحب کی بڑی بہو کی روایت کا مزید دستاویزی ثبوت مہیا ہو جائے۔ لیکن میں یہ معلوم کر کے حیرت زدہ رہ گیا کہ اس عظیم الشان لائبریری میں ڈیورنڈ کمیشن کے فوٹو موجود ہیں مگر ناموں کی تفصیل موجود نہیں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کی بڑی بہو ۱۹۶۸ء میں رحلت فرما گئیں۔ آپ جب تک زندہ رہیں آپ نے کبھی اپنے بیان کی کوئی تردید شائع نہیں فرمائی۔ آپ کے بعد شہید مرحوم کے دو فرزند یعنی حضرت صاحبزادہ محمد طیب صاحب اور حضرت سیّد ابوالحسن صاحب قدسی سالہا سال تک زندہ رہے۔ اور اپنی خاموشی سے حضرت سیّدہ بی بی صاحبہ کی چشم دید شہادت عملاً قبول فرمائی۔

اس تحقیق سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح نمایاں ہو جاتی ہے کہ یہ پُر انوار تصویر حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم کی برگزیدہ ہستی ہی کی ہے۔

حضرت سیّدہ بی بی صاحبہ رحمہا اللہ تعالیٰ کے وصال کے بیس برس بعد اب حال ہی میں یہ عجیب و غریب خیال پیش کیا گیا ہے کہ یہ تصویر ہرگز حضرت صاحبزادہ صاحب کی نہیں ہو سکتی کیونکہ:۔

اوّل:۔ اُس دور میں افغان علماء تصویر کے سخت مخالف تھے۔

دوم:۔ حضرت قاضی محمد یوسف صاحب کی روایت کے مطابق حضرت صاحبزادہ صاحب کی عمر پچاس سال تھی۔ اور ریش مبارک کے اکثر بال سیاہ تھے مگر تصویر میں سفید ہیں۔

سوم:۔ ایک دوسری تصویر ہے جو اسی موقع کی ہے آپ گورنر خوست کے قدموں میں تشریف فرما ہیں۔ جو احترام سادات کی مسلّمہ افغانی روایات کے سراسر منافی ہے اور عملاً ممکن نہیں۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۴ مئی ۱۹۸۹ء صفحہ ۳)

ضروری ہے کہ اِن تینوں قیاسات کا حقائق کی روشنی میں جائزہ لیا جائے۔

تصویر اور افغانی علماء

افغانستان کی مستند تواریخ سے ثابت ہے کہ صدیوں سے سلاطین و شاہان افغان کی تصاویر موجود چلی آتی ہیں مگر افغانی علماء جنہوں نے اپنے فتاویٰ سے بڑے بڑے جھگڑے کھڑے کئے اور تاجوروں کے تختے الٹ دیئے اور اُن کی بساط سیاست ہمیشہ کے لئے لپیٹ دی کبھی اُن کی تصاویر کے خلاف منبر و محراب سے کوئی احتجاج نہیں کیا۔ عرصہ ہوا افغانستان کے نامور محقق جناب محمد کریم خان نزیہی رئیس انجمن ادبیات کابل نے ایک تحقیقی مقالہ تاریخچہ کابل کے نام سے سپرد قلم کیا جس میں فاضل مقالہ نگار نے مندرجہ ذیل افغان سلاطین کے فوٹو شائع کئے:۔ سلطان غیاث الدین غوری شہنشاہ افغان (۱۱۶۳ء) سلطان شہاب الدین غوری شہنشاہ افغان (۱۲۰۲ء) سلطان قطب الدین ایبک (۱۲۰۶ء) سلطان آرام شاہ (۱۲۱۰ء) سلطان شمس الدین التمش (۱۲۱۱ء) سلطان رکن الدین فیروز شاہ (۱۲۳۶ء) سلطانہ رضیہ (۱۲۳۶ء) سلطان معز الدین بہرام شاہ (۱۲۴۰ء) سلطان علاؤ الدین مسعود شاہ (۱۲۴۲ء)

یہ با تصویر مقالہ انجمن ادبی کابل کے مجلہ "سالنامہ کابل" بابت ۱۳۳۶ھ ش میں طبع ہوا۔

امیر عبدالرحمن خان (جن کے زمانہ میں ڈیورنڈ لائن کا قیام عمل میں آیا) کی خود نوشت تاریخ افغانستان ۱۳۱۲ ہجری میں طہران سے چھپی جس کے آغاز میں خاص اہتمام سے اُن کی رنگین تصویر شائع کی گئی۔

افغانستان کے سیکرٹری آف اسٹیٹ سلطان محمد خان بیرسٹر ایٹ لاء نے اس کتاب کی تلخیص کر کے اُس کا انگریزی ترجمہ لنڈن سے اور اردو ترجمہ جناب سید محمد حسن بلگرامی نے مطبع شمسی آگرہ سے شائع کیا۔ اردو ایڈیشن "دبدبۂ امیری" کے نام سے چھپا جس میں "ضیاء الملۃ والدین امیر عبدالرحمن خان غازی" اور اُن کے فرزند و ولیعہد "امیر حبیب اللہ خان غازی" کی تصاویر موجود ہیں۔ دبدبۂ امیری میں امیر عبدالرحمن خان نے بتایا ہے کہ وہ رنگ اور تصویر ہر قسم کی صنعت گری کے شائق ہیں۔ (صفحہ ۸) نیز یہ دلچسپ واقعہ بیان کیا ہے:۔

"۱۸۸۵ء میں جب میں راولپنڈی گیا ہوا تھا ایک دن ایک فوٹو گرافر نے میرا فوٹو لینے کے لئے اپنا کیمرہ میرے سامنے نصب کیا فوراً ہی میرا عرض بیگی جھپٹ کر کیمرہ کے پاس گیا۔ اور اپنے دونوں ہاتھ

اُس پر رکھ دیجئے۔ میں نے پوچھا یہ کیا کر رہے ہو تو انہوں نے عرض کیا حضور! آپ کو معلوم نہیں یہ ایک قسم کی نو ایجاد توپ ہے جس سے یہ شخص آپ پر نشانہ لگانا چاہتا ہے۔ میں یہ سُن کر بہت ہنسا کر یا من ریش و فش تمہارا دل جہالت سے بالکل تاریک ہو رہا ہے۔ وہاں سے ہٹ آؤ اور اُس شخص کو میری تصویر اتارنے دو۔ اُس بیچارے نے اوّل کبھی کیمرہ نہ دیکھا تھا اس لئے وہ سمجھ نہ سکتا تھا کہ یہ کیا چیز ہے۔ میں نے ہر چند اُسے سمجھایا مگر وہ نہ سمجھا۔"

(دبدبۂ امیری صفحہ ۴۲)

"دبدبۂ امیری" سے یہ بھی ثابت ہے کہ امیر عبد الرحمان خان کے کمرۂ ملاقات اور خوابگاہ میں بکثرت تصاویر آویزاں ہوتی تھیں۔ اور انہوں نے تصویر سازی کے کارخانے بھی جاری کئے تھے۔

امیر عبد الرحمان خان کی طرح اُن کے ہم عصر بعض افغان علماء و مشائخ کی تصاویر بھی مل سکتی ہیں۔ مثلاً تیرھویں صدی کے مجدد و شمس الولایۃ حضرت مولانا سید امیر الاطوانزئی النقشبندی ریبر کوٹھا شریف تحصیل صوابی (وفات ۱۲۹۵ ہجری مطابق ۱۸۷۷ء) کے جانشین اور خلیفۂ مجاز جناب حاجی مولوی نور محمد صاحب النقشبندی تھے جن کا اصل وطن کڑ جمعی اعازئی تھا اور آن کے وسیع حلقۂ مریدین بریلی اور نینی تال تک پھیلا ہوا تھا۔ جنوری ۱۹۰۵ء میں وفات پائی۔ آپ نے اپنی تصویر کیمرے سے کھنچوائی جو شعبۂ تاریخ احمدیت میں موجود ہے۔

اسی طرح حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب کے ہمعصر علماء میں ایک ممتاز شخصیت مولانا سید جمال الدین صاحب افغانی (ولادت ۱۸۳۸ء وفات ۹ مارچ ۱۸۹۷ء) کی ہے۔ مولانا پین اسلام ازم (Pan Islamism) کے زبردست علمبردار تھے اور اپنے وقت میں دنیائے اسلام کے محبوب لیڈر تھے۔ علامہ افغانی کے عہد شباب اور عالم پیری کی یادگار تصاویر دنیا بھر کے لٹریچر سے بآسانی دیکھی جا سکتی ہیں۔ مثلاً

(۱) تاریخ الافغان مؤلفہ علامہ سید جمال الدین افغانی، مترجم سید عبد القدوس ہاشمی ناشر نفیس اکیڈمی کراچی۔ تصنیف ۱۸۷۸ء۔

(۲) "الاعلام" (تالیف خیر الدین الزرکلی) مطبوعہ بیروت لبنان ۱۹۸۴ء۔

(۳) فیروز سنز انسائیکلو پیڈیا مطبوعہ لاہور سنہ ء

(۴) العروۃ الوثقی والثورۃ التحریریۃ الکبری مؤلفہ سید ہادی خسرو شاہی، ناشر مرکز الثقافۃ الاسلامیہ روما اٹلی سنہ ء۔

حضرت قاضی صاحب کا بیان محض اختلاف روایت ہے

اب ہم حضرت قاضی محمد یوسف صاحب فاروقی تحصیل ہوتی ضلع مردان کے درج ذیل بیان کی طرف آتے ہیں:-

"حضرت عبد اللطیف میانہ قد و قامت کے درمیانہ وجود کے تھے۔ کوئی پچاس سال کی عمر ہو گی۔ اور داڑھی کے بال اکثر سیاہ تھے۔ ہاں چند بال ٹھوڑی پر سفید بھی تھے۔ سر پر سفید ململ کا عمامہ تھا۔ اس میں بخاری کلاہ تھی۔ واسکٹ اور اوپر کالا گرم چغہ پہنے ہوئے تھے۔"

(ظہور احمد موعود۔ تاریخ تصنیف ۱۹۵۵ء تاریخ اشاعت جون ۱۹۵۵ء شائع کردہ حکیم عبد اللطیف صاحب شاہد)

میرے نزدیک حضرت قاضی صاحب کا بیان کہ "داڑھی کے بال اکثر سیاہ تھے" اُسی طرح محض اختلاف روایت کی قبیل سے ہے جس طرح حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے تذکرۃ الشہادتین کے ابتدائی حصہ میں تحریر فرمایا کہ

"وہ مولوی صاحب مرحوم چار مہینہ قید میں رہے"

(صفحہ ۹)

لیکن اسی کتاب کے صفحہ ۵۰ پر حضرت صاحبزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب کے خاص شاگرد "سید احمد نور صاحب کابلی کے بیان کی بناء پر رقم فرمایا:-

"میاں احمد نور کہتے ہیں کہ مولوی صاحب موصوف ڈیڑھ ماہ تک قید میں رہے اور پہلے ہم لکھ چکے ہیں کہ چار ماہ تک قید میں رہے۔ یہ اختلاف روایت ہے۔ اصل واقعہ میں سب متفق ہیں۔"

میں نے حضرت قاضی صاحب کے بیان کو حضور کی اصطلاح میں "اختلاف روایت" قرار دیا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ "سیاہ داڑھی" کے سوا! اُن کا بیان فرمودہ حلیہ ۱۸۹۲ء کی تاریخی تصویر کے بالکل عین مطابق ہے۔ اور اختلاف روایت کی وجہ یہ ہے کہ حضرت قاضی صاحب سنہ ۱۹۰۲ء میں جب کہ انہوں نے قادیان میں حضرت صاحبزادہ صاحب کی زیارت کی اسلامیہ سکول پشاور کی ساتویں جماعت کے طالب علم تھے اور حضرت شہید مرحوم کے متعلق واقعات مدتوں بعد سپرد قلم فرمائے۔ چنانچہ اپنی اسی کتاب (ظہور احمد موعود) کے پیش لفظ میں "معذرت" کے زیر عنوان تحریر فرماتے ہیں:-

"اگر کسی روایت میں کوئی سقم ہو تو وہ میرے فہم اور یادداشت کا قصور ہو گا کیونکہ طالب علمی کے زمانہ ۱۹۰۲ء لغایت مئی ۱۹۰۸ء کے واقعات جنوری ۱۹۵۵ء میں قید تحریر میں لا رہا ہوں۔ اس وقت میری عمر قریباً ۶۷ سال قمری ہے۔"

حضرت قاضی صاحب کا یہ ارشاد بالکل درست ہے۔ مثلاً آپ کے مندرجہ بالا بیان سے قبل لکھا ہے کہ:-

"بالمقابل کمروں میں جناب محبوب حضرت سید عبد اللطیف شہید کابل رئیس خوست مقیم تھے۔ اور اُن کے ساتھ سید احمد نور اور چند اور ساتھی بھی تھے۔ یہ ماہ جولائی سنہ ۱۹۰۲ء سے آئے ہوئے تھے۔"

(ظہور احمد موعود صفحہ ۴۰)

حالانکہ حضرت قاضی صاحب اپنی ایک دوسری کتاب "عاقبۃ المکذبین" حصہ اوّل صفحہ ۹۶ میں لکھتے ہیں کہ حضرت صاحبزادہ صاحب غالباً رجب المرجب سنہ ۱۳۲۰ھ مطابق اکتوبر نومبر سنہ ۱۹۰۲ء میں حج بیت اللہ کے ارادہ سے ہندوستان تشریف لائے۔ یہی تاریخ آپ کی کتاب "رودادِ جہاد الحق" صفحہ ۴۱ میں بھی درج ہے۔

دراصل تفصیلی واقعات کا مدتوں تک مکمل صورت میں محفوظ رہنا بہت مشکل امر ہوتا ہے۔ اس لئے قوت حافظہ تفصیلات کو ریکارڈ کرنے میں پوری طرح کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اور جزئیات فہم اور یادداشت کی کمزوری سے متاثر ہو جاتی ہیں۔ اس طرح ایک کمزور روایت کے نتیجہ میں ایک دوسرا خیال جنم لیتا ہے۔ بالکل یہی صورت "سیاہ داڑھی" کے معاملہ میں ہوئی ہے۔ اور اس کا پس منظر یہ ہے کہ حضرت قاضی صاحب ۶۷ سال کی عمر میں ۵۳ سال پہلے کی یادداشت کی بناء پر یہ خیال فرما رہے تھے کہ بوقت زیارت حضرت صاحبزادہ صاحب کی عمر پچاس سال ہو گی۱؎۔ حالانکہ یہ قیاس [illegible] کے شاگرد [illegible] کابلی کی چشم دید اور عینی شہادت [illegible] مستند ہے [illegible] حضرت قاضی صاحب [illegible]

۱؎ شاید اسی وجہ سے رسالہ "مسلم ہیرلڈ" (The Muslim Herald) لندن بابت جولائی ۱۹۶۸ء صفحہ ۲۵ میں حضرت صاحبزادہ صاحب کا سال ولادت ۱۸۵۳ء وضع کر لیا گیا ہے۔

[illegible] ہے کہ وہ پہلی بار ۲۲ ؍ دسمبر ۱۹۰۲ء کو قادیان پہنچے (ظہور احمد موعود صفحہ ۳۲) اور اخبار الحکم ۱۷ جنوری تا ۳۱ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۵ سے ثابت ہے کہ وہ ۱۵ ؍ جنوری ۱۹۰۳ء کے سفر جہلم میں حضرت صاحبزادہ صاحب کے ہمراہ نہیں تھے۔ لہٰذا طالب علمی کے اس دور میں انہیں صرف چند دن تک ان کی چند جھلکیاں ہی دیکھنے کا موقع میسر آسکا ہو گا۔ اس کے مقابل سید احمد نور صاحب کابلی ایک عرصہ دراز تک سید گاہ (خوست) میں حضرت صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں حاضر رہے۔ سفر قادیان میں بھی وہ آپ کے ساتھ تھے۔ اور انہی کی موجودگی میں شہر [illegible] جہاں حضرت شہید مرحوم رونق افروز رہے۔ نیز واپسی پر قادیان سے افغانستان تک شرف معیت حاصل کیا۔ انہیں کو حضرت صاحبزادہ صاحب نے وصیت فرمائی کہ اگر میں مارا گیا تو میرا جنازہ پڑھنے کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود کو لکھنا۔ (سیرت احمد صفحہ ۱۲۵ مؤلفہ مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری مطبوعہ دسمبر ۱۹۶۱ء ربوہ)

پھر حضرت صاحبزادہ صاحب کی نعش مبارک پتھروں کے ڈھیر سے نکال کر کابل شہر کے شمالی جانب بالا حصار نامی پہاڑی کے دوسری جانب واقع قبرستان میں دفن کرنے کا کارنامہ بھی ایسا ہے جسے تاریخ قیامت تک فراموش نہیں کر سکتی۔ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے ایک دفعہ فرمایا:۔

"یہ بہادر نوجوان بڑے کام کا آدمی ہے۔ حضرت شہید المظلوم شہید ...... کو سب جانتے ہیں۔ حضرت حجة اللہ علیہ السلام نے ایسے اعزاز و اکرام سے آپ کا ذکر کیا ہے جو قیامت تک اپنی لائبریری کے فخر کے آبدار موتی ہوں سے مزین رہے گا۔ اس نوجوان نے آپ کے جسد مبارک کی آخری خدمت سے وہ حصہ لیا ہے جو وہ بھی اپنی لائبریری میں ہمیشہ کے لئے یادگار رہے گا"

(الحکم ۱۷ تا ۲۴ ؍ دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۶ کالم ۳)

سید احمد نور صاحب کابلی مرحوم کی شہادت کے مطابق حضرت صاحبزادہ صاحب کی عمر پچاس سال کی نہیں قریباً ساٹھ اور ستر کے درمیان تھی۔

(شہید مرحوم کے چشم دید واقعات حصہ اول صفحہ ۱ مؤلفہ سید احمد نور صاحب کابلی مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس قادیان اکتوبر ۱۹۲۱ء)

اس چشم دید شہادت کے اعتبار سے ہر صاحب فہم و فراست اندازہ لگا سکتا ہے کہ اس عمر میں عام طور پر وسطی ایشیا کے باشندوں کی داڑھی کے بال سفید ہو جاتے ہیں یا سیاہ رہتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت قاضی صاحب کی روایت[۳] میں ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کا اس عمر میں خضاب استعمال کرنا خارج از امکان نہیں بلکہ قرین قیاس ہے۔ کیونکہ حضرت امام نووی رحمة اللہ علیہ کا قول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی خضاب کا استعمال فرمایا ہے۔ (سیرت محمدیہ ترجمہ مواہب اللدنیہ [illegible] جلد ۲ صفحہ ۵۵)۔ پس اگر حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنے آقا و مولیٰ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس مبارک سنت پر عمل کی سعادت حاصل کی ہو تو کسی عاشق رسول کو اس پر حرف گیری کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔

یہ نظریہ بھی درست نہیں کہ انیسویں صدی عیسوی کے آخر تک افغان قوم میں ابھی خضاب کا رواج نہیں ہوا تھا۔ حق یہ ہے کہ تاریخی طور پر اس نظریہ کی تائید نہیں ہو سکتی۔ میں حضرت صاحبزادہ صاحب کے ہمعصر علماء کا تذکرہ کرتے ہوئے علامہ جمال الدین افغانی کی تصویر کے ماخذ بتا چکا ہوں جن میں "العروة الوثقیٰ والثورة التحریریة الکبریٰ" بھی ہے۔ اس کتاب کے سرورق پر جو تصویر ہے اس سے علامہ کا خضاب استعمال کرنا صاف نظر آتا ہے۔

فقر و درویشی کے بادشاہ

اب صرف یہ سوال باقی رہ جاتا ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب اپنے بلند روحانی مقام اور عظیم رتبہ کے باوجود ڈیورنڈ لائن کی ایک تصویر میں گورنر خوست شیر دل خان کے سامنے زمین پر کیوں بیٹھے دکھائی دیتے ہیں؟ اس سوال کا مختصر اور فیصلہ کن جواب یہ ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب دنیاوی وجاہت اور شاہانہ تزک و احتشام کے باوجود ایک بے مثال پیکر تواضع، مجسمہ خاکساری اور فقر و درویشی کے بادشاہ بھی تھے اور یہ تصویر اسی حقیقت کی عکاسی کرتی ہے جس کو دیکھ کر ان سے بے پناہ عقیدت پیدا ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے۔ اِذَا تَوَاضَعَ الْعَبْدُ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ۔ کہ جب بندہ خدا تعالیٰ کے لئے خاکساری اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ساتویں آسمان تک رفعت بخشتا ہے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کی درویشانہ طبع اور منکسر المزاجی کے ایسے ایسے واقعات آپ کی سوانح میں موجود ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ کون احمدی حضرت سید عبدالستار المعروف بزرگ صاحب سے واقف نہیں؟ وہ صاحب کشف بزرگ تھے اور حضرت صاحبزادہ صاحب کے نہایت مقرب شاگردوں میں نہایت بلند مقام رکھتے تھے۔ جب وہ قادیان میں داخل حق ہوئے تو حضرت سیدنا فضل عمر ڈلہوزی میں تھے۔ جناب الٰہی سے آپ کو بتلایا گیا کہ ایک ایسا بزرگ دنیا سے رخصت ہو گیا ہے جس سے زمین و آسمان ہل گئے ہیں۔

(الفضل قادیان ۱۳ ؍ نومبر ۱۹۳۳ء صفحہ ۸)

حضرت بزرگ صاحب نے اپنی آنکھوں سے جو حالات دیکھے یا حضرت صاحبزادہ صاحب کی زبان مبارک سے سنے ان کو سید احمد نور صاحب کابلی نے "شہید مرحوم کے چشم دید واقعات" حصہ دوم کے نام سے ۲۶ ؍ دسمبر ۱۹۲۱ء کو ایک مستقل رسالہ کی شکل میں شائع کر دیا۔ یہ حالات بھی بہت ہی ایمان افروز ہیں اور آپ کی سیرت و سوانح پر قلم اٹھانے والا کوئی شخص اس سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ اس رسالہ سے یہ انکشاف بھی ہوتا ہے کہ آپ احمدیت سے وابستگی سے قبل بھی دو بار ہندوستان تشریف لے گئے تھے۔ دوسری بار آپ نے لکھنؤ میں ایک فقیر کے ہاتھ پر بیعت کی جو نقشبندی طریقے کا تھا۔ اس نے کہا کہ مجھے ہر طریقہ کی اجازت ہے لیکن میں نقشبندی طریقہ پر بیعت لیتا ہوں۔ اس کے بعد کچھ دنوں کے لئے فقیر چلا گیا اور آپ پر بہت سے اسرار کھلے۔ چند روز بعد وہ فقیر تیسری بار آیا۔ کچھ باتیں ہوئیں تو فقیر نے کہا کہ آپ نے تو بہت ترقی کی ہے کہ میں بالکل آپ کی طرف نہیں دیکھ سکتا۔ اور پھر آپ کو بیعت لینے کی اجازت دے دی۔

اس رسالہ میں حضرت بزرگ صاحب نے بڑی تفصیل سے آپ کے پہلے سفر ہندوستان پر روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"صاحبزادہ صاحب علم مروجہ کے بڑے عالم تھے۔ ہر قسم کا علم رکھتے تھے۔

---

[۱] حضرت قاضی صاحب نے اپنی کتاب "عاقبة المکذبین" صفحہ ۶ پر اپنی پہلی بار آمد قادیان کی تاریخ ۲۲ ؍ دسمبر ۱۹۰۲ء تحریر فرمائی ہے۔

[۳] حضرت بانیٔ سلسلہ کے حلیہ مبارک کی نسبت جو واقعات حضرت قاضی صاحب کی بیان فرمودہ روایات یا کتب میں مندرج ہیں ان میں بھی "اختلاف روایت" کی کئی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ (ملاحظہ ہو سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ ۸۴ و ۹۰ ظہور احمد موعود ۳۲ و ۵۰)

بہت سے شاگرد بھی آپ سے تعلیم پاتے تھے۔ ایک دفعہ آپ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ ہندوستان بھی جانا چاہیئے یہ گورنر (شہر بندل) کے حاکم ہونے سے پہلے کا واقعہ تھا...... آپ نے مولوی جان گل سے کہا کہ میرا ہندوستان جانے کا ارادہ ہے۔ مولوی صاحب نے عرض کیا کہ میں بھی ساتھ چلتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ میں تو ایک تہہ بند رکھتا ہوں۔ ملنگ کے بھیس میں جاؤں گا۔ اگر تم میرے ساتھ جانا چاہتے ہو تو صرف تہہ بند رکھنا ہوگا اور ملنگ بن کر چلنا ہوگا۔ آخر آپ اور مولوی صاحب نے تہہ بند باندھا۔ فقیری کے بھیس میں امرتسر آئے۔ صاحبزادہ صاحب کو ننگے سینہ بڑا معلوم ہوتا تھا۔ ایک رومال سینے پر لٹکا لیا۔ جب امرتسر پہنچے کشمیری محلہ میں ایک حنفی مذہب کا مولوی تھا اُس کے پاس اُتر پڑے۔ اس مولوی کے پاس کتابوں کی لائبریری تھی..... رات دن کتابوں کے مطالعہ میں مشغول رہتے۔ شام سے صبح تک کتابوں کا مطالعہ کیا کرتے تھے۔ اسی گمنامی کی حالت میں رہے کہ نہ تو کوئی آپ کا واقف بنا اور نہ آپ کسی سے واقف ہوئے۔ صرف کبھی کبھی ملنگ فقیروں کے پاس جایا کرتے تھے۔ اس ڈیرہ کے لوگوں کو بہت خوش کیا کرتے تھے کیونکہ صاحبزادہ صاحب دولت مند آدمی تھے۔ آپ کو پیچھے سے خرچ آیا کرتا تھا اس لئے آپ لوگوں کو بہت کچھ دیا کرتے تھے۔ اور آپ نے جامۂ ملنگی زیب تن رکھا..... حضرت صاحبزادہ صاحب قریباً تین سال کے بعد واپس خوست اسی لباس ملنگیانہ میں تشریف لے گئے۔"

(رسالہ مذکورہ صفحہ ۵ تا ۷)

ضمناً یہ بتانا بھی خالی از دلچسپی نہیں ہوگا کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی مقدس سوانح فروتنی منکسر المزاجی اور انکسار کے واقعات سے لبریز ہے۔ دعویٰ سے قبل جب آپ مقدمات کے سلسلہ میں بٹالہ یا گورداسپور تشریف لے جاتے تو اکثر خود پیدل چلتے اور اپنے خادموں کو گھوڑے پر سوار کرا دیتے۔

(الحکم ۲۸ مئی ۱۹۳۴ء صفحہ ۱۰)

حضرت اقدس عمر بھر انہیں عاجزانہ راہوں پر گامزن رہے۔ بعض اوقات آپ کی مجلس میں سادگی کی وجہ سے نو وارد لوگ آپ کو پہچاننے سے قاصر رہتے تھے (اخلاق احمد صفحہ ۲۹)

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی عینی شہادت ہے کہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیگم صاحبہ کا انتقال ہوا۔ تو حضرت اقدس جنازے کے ساتھ قبرستان تشریف لے گئے۔ قبر ابھی تیار نہ تھی۔ میں نے جلدی سے ایک درخت کے نیچے سفید چادر بچھائی حضور اُس چادر پر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد لوگ وہاں آنا شروع ہو گئے۔ جو شخص آتا حضرت اقدس اُسے فرماتے آیئے یہاں بیٹھئے اور خود پیچھے کھسک جاتے اور اُسے چادر پر بٹھا لیتے۔ "یہاں تک کہ تھوڑی دیر نہ گذری تھی جو دیکھتا ہوں کہ حضرت صاحب تو مٹی پر بیٹھے ہیں اور مرید سارے چادر پر بیٹھے ہیں۔ آنے والوں کو تو زیارت اور ملاقات کے شوق و ذوق میں یہ نظر نہ آیا مگر میں دیکھ رہا تھا اور دل ہی دل میں کٹ رہا تھا اور ساتھ ہی ایمان ترقی کر رہا تھا کہ خدا کے کیا مرتبہ پایا ہے اور نفس میں کس قدر انکسار اور فروتنی ہے"

("مجدد اعظم" حصہ دوم صفحہ ۱۲۹۳ و ۱۲۹۴ مصنفہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ناشر احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور دسمبر ۱۹۴۰ء)

اس سے کہیں حیرت انگیز واقعہ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی کا ہے جو انہی کے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔ فرماتے ہیں :—

"ایک دفعہ گرمی کا موسم تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہل خانہ لدھیانہ گئے ہوئے تھے۔ میں حضور کو ملنے اندرون خانہ گیا۔ کمرہ نیا نیا بنا تھا اور ٹھنڈا تھا۔ میں ایک چارپائی پر ذرا لیٹ گیا اور مجھے نیند آ گئی۔ حضور اس وقت کچھ تصنیف فرماتے ہوئے ٹہل رہے تھے جب میں چونک کر جاگا تو دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میری چارپائی کے نیچے زمین پر لیٹے ہوئے تھے۔ میں گھبرا کر ادب سے کھڑا ہو گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی محبت سے پوچھا مولوی صاحب! آپ کیوں اُٹھ بیٹھے؟ میں نے عرض کیا حضور نیچے لیٹے ہوئے ہیں میں اُوپر کیسے سو سکتا ہوں؟ مسکرا کر فرمایا۔ آپ بے تکلفی سے لیٹے رہیں۔ میں تو آپ کا پہرہ دے رہا تھا بچے شور کرتے تھے۔ میں اُن کو روکتا تھا تاکہ آپ کی نیند میں خلل نہ آئے۔ اللہ اللہ! شفقت کا کیا عالم تھا۔"

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ مؤلفہ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹیؓ)

خلاصۂ کلام

المختصر یہ کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی ۱۸۹۳ء کی یادگار تصویر کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کرنے کا کوئی جواز نہیں۔ تاریخ اور سیرت کے علوم کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اور دونوں کا سرچشمہ عقیدیات یا ذوقیات نہیں بلکہ مستند معلومات اور ٹھوس حقائق ہیں۔

تحقیق کے نئے گوشے اور ڈاکٹر پی۔ اے ہینٹ سے درخواست

بالآخر میں دنیا بھر کے احمدی مفکروں، دانشوروں اور ریسرچ سکالرز سے عرض کروں گا کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی تصویر کے سلسلہ میں مزید تحقیق کے متعدد نئے گوشے اور زاویے بھی ہیں۔ اور اس علمی اور تحقیقی میدان میں ابھی بہت سا کام باقی ہے جس کی جلد تکمیل کے لئے مجھے اُن کے مخلصانہ اور پر جوش تعاون کی بے حد ضرورت ہے۔ مثلاً

(۱) :- اگرچہ انڈیا آفس سے ۱۸۹۳ء کے گروپ فوٹو میں موجود افراد کی فہرست دستیاب نہیں ہو سکی۔ مگر ممکن ہے کہ جرمنی، فرانس، ماسکو، شکاگو، واشنگٹن اور نیویارک کی لائبریریوں سے مہیا ہو سکے۔ امیر عبد الرحمان خان سابق والیٔ امیر کابل صفحہ ۱۳۰ میں ڈیورنڈ وفد کے برطانوی ارکان حسب ذیل ممبر بتائے :—

سر مارٹیمر ڈیورانڈ۔ کرنل ایلیس (کوارٹر ماسٹر جنرل آفیس)۔ کپتان میک مہان۔ کپتان مینرس اسمتھ۔ مسٹر کلارک ملازم فارن آفیس و منصرم پولیٹیکل اسسٹنٹ۔ میجر فن داسٹراسمے سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر اور مسٹر ڈونلڈ۔

اگر ان ممبران کے ورثاء سے رابطہ ممکن ہو تو امید ہے یہ گروپ فوٹو مع اسماء کے مہیا ہو جائیں۔

(۲) :- "البدر" ۲۳ تا ۳۰ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۰ سے ثابت ہے کہ سفر جہلم ۱۹۰۳ء کے دوران بہت سے انگریز مرد اور لیڈیاں حضرت اقدس کی تصویر کھینچنے کے خواہاں تھے۔ ایک روایت کے مطابق جو مدت سے چلی آ رہی ہے اور الفضل (قادیان) میں بھی اُس کا ذکر ہے لاہور اسٹیشن پر ایک انگریز نے حضرت صاحبزادہ صاحب کی فوٹو لی تھی۔ مگر آج تک اُس کا کوئی سراغ نہیں مل سکا۔

(۳) :- یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ امیر عبد الرحمان خان کے بیٹے امیر حبیب اللہ خان (۱۸۷۲ء تا ۱۹۱۹ء) کی رسم تاجپوشی حضرت صاحبزادہ صاحب کے ہاتھوں عمل میں آئی۔ آہ کاش! اس شاہی تقریب کا کوئی فوٹو کابل کے میوزیم یا کسی اور ملک کی لائبریری یا عجائب گھر

یہ دستیاب ہو جاتے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کے لختِ جگر سلسلہ کے جید عالم اور میرے مشفق استاد حضرت سید ابوالحسن صاحب قدسی کو عمر بھر اُن کے دیکھنے کی حسرت رہی۔ سید احمد نور صاحب کابلی حضرت صاحبزادہ صاحب کی شہادت کے خونچکاں واقعہ کے بعد بطور نشانی آپ کے بال ساتھ لائے اور حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی خدمت میں پیش کئے۔ حضور نے وہ بال ایک کھلے منہ کی چھوٹی بوتل میں ڈال کر اُس بوتل کو سربمہر کر دیا اور پھر اس شیشی میں تاگہ باندھ کر اپنی بیت الدعاء کی ایک کھونٹی سے لٹکا دیا۔ اور یہ سارا عمل آپ نے ایسے طور پر کیا کہ گویا ان بالوں کو آپ ایک تبرک خیال فرماتے تھے۔

(سیرت المہدی حصہ دوم صفحہ ۵۵ و تشحیذ دیلد واقعات حصہ اوّل صفحہ ۱۳۲)۔

یہ متبرک بال اگر احمدیت کی دوسری صدی تک محفوظ رہتے تو ایک احمدی کو ان کی زیارت سے کتنی روحانی مسرت اور قلبی سکون حاصل ہوتا۔ لیکن افسوس صد افسوس! وہ نور اسی صدی کے اندر ہی غائب ہو گئے۔ مگر انشاء اللہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی یادگار تصویر قیامت تک محفوظ رہے گی۔

کیا ہی مبارک ہیں وہ خدام دین جو اس دائمی یادگار کے محفوظ کرنے کی سعادت حاصل کرتے اور خدا کے فضلوں کے وارث بنتے ہیں۔

اخبار بدر کی ملکیت اور دیگر تفصیلات کا بیان

بموجب پریس رجسٹریشن ایکٹ فارم نمبر ۴ قاعدہ نمبر ۸

(۱) مقام اشاعت .... قادیان
(۲) وقفۂ اشاعت .... ہفتہ وار
(۳)، (۴) پرنٹر و پبلشر .... منیر احمد حافظ آبادی
قومیت .... ہندوستانی
پتہ .... محلہ احمدیہ قادیان
(۵) ایڈیٹر کا نام .... عبدالحق فضل
قومیت .... ہندوستانی
پتہ .... محلہ احمدیہ قادیان
(۶) اخبار بدر کے مالک فرد یا ادارہ کا نام .... نگران بورڈ بدر قادیان

میں منیر احمد حافظ آبادی اعلان کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات جہاں تک میرے اطلاعات کا تعلق ہے صحیح ہیں۔

منیر احمد حافظ آبادی پبلشر قادیان

ہدایات برائے موصیان

۱۔ دفتر بہشتی مقبرہ سے خط و کتابت کرتے وقت یا مقامی جماعت میں چندہ حصہ آمد حصہ جائیداد کی ادائیگی کرتے وقت اپنے نام۔ ولدیت اور زوجیت کے ساتھ ساتھ اپنا وصیت نمبر ضرور لکھا کریں۔

۲۔ اپنی رہائش ایک جماعت سے دوسری جماعت میں تبدیل کرتے وقت دفتر بہشتی مقبرہ اور دونوں متعلقہ جماعتوں کو اپنے نئے پتہ سے آگاہ کریں۔

۳۔ دفتر بہشتی مقبرہ یا مقامی جماعت سے فارم اصل آمد ملنے پر پوری طرح پُر کر کے اور مقامی جماعت کے سیکرٹری مال سے تصدیق کروا کر ہر سال ۱۵/ اگست تک دفتر کو بھجوانا آپ کی ذمہ داری ہے اگر آپ کو فارم اصل آمد نہ ملا ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو اطلاع دیں۔ نیز مقامی جماعت کو بھی مطلع کریں۔

۴۔ نظام تشخیص حسب منظوری روئیداد اجلاس اوّل مشق ع ۵ زیر قاعدہ ۱۷، ۵ الف، ۶، ۶ الف، ۷ ب کی مندرجہ ذیل وضاحت بھی ملاحظہ ہو۔

ضابطہ ع ۱ مجلس کارپرداز کی صوابدید پر موصی کو اجازت ہوگی کہ اپنی زندگی میں اپنی کل جائیداد یا اس کے کسی حصہ کی حسب ضابطہ تشخیص کروا کے حصہ جائیداد ادا کردے۔

ضابطہ ع ۲ تشخیص کیلئے موصی مجلس کارپرداز کو تحریری درخواست دیگا جس میں اپنی کل موجود الوقت جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کا تفصیلاً معہ اندازاً قیمتوں کے ذکر کریگا۔

ضابطہ ع ۳ اگر جائیداد کے کسی حصہ کی تشخیص کروانی مطلوب ہو تو اس کو معین کرنا ضروری ہوگا۔

ضابطہ ع ۴ جائیداد کی قیمت کی تشخیص کے لئے مجلس کارپرداز ناظم تشخیص جائیداد اور مقامی جماعت کے مشورہ سے قیمت بازاری اور دیگر متعلقہ اُمور زیر غور لانے کے بعد فیصلہ کرے گی۔

ضابطہ ع ۵ قیمت مشخصہ صدر انجمن احمدیہ کی منظوری کے بعد نافذ العمل ہو گی۔

ضابطہ ع ۶ بعد تشخیص حصہ جائیداد کی ادائیگی یکمشت یا بالاقساط دو سال کے عرصہ میں ہو سکے گی۔

ضابطہ ع ۶ الف ہر موصی کا ایسا مکان جس میں اُس کی رہائش ہو یا بعد وفات موصی اس کے پسماندگان نے اُس میں رہائش رکھنی ہو اس کے لئے بعد تشخیص ادائیگی کی میعاد پانچ سال ہو گی اس شرط کے ساتھ کہ ہر سال کم از کم حصہ جائیداد کا ۱/۵ یا ۲۰ فیصدی حصہ ضرور ادا کرے۔ دیگر ہر قسم کی جائیداد پر حصہ جائیداد کی ادائیگی ضابطہ ۶ کے مطابق ہو گی۔

ضابطہ ع ۶ ب موصی کے مکان مذکورہ ضابطہ ۶ الف کے حصہ وصیت کی ادائیگی کے دوران حسب منشا بدستہ اگر موصی وفات پا جائے تو ورثاء کو یہ سہولت حاصل ہوگی کہ بقیہ ادائیگی بقیہ میعاد کے اندر کر سکیں لیکن ورثاء پابند ہوں گے کہ اس سہولت سے استفادہ کے لئے حسب قاعدہ نمبر ۸۰ کفالت پیش کریں۔ جو مجلس کارپرداز کے نزدیک قابل قبول ہو۔ (مطابق فیصلہ مشاورت ۱۹۸۵ء)۔

ضابطہ ع ۷ حصہ جائیداد کی کچھ بھی ادائیگی مقررہ میعاد کے اندر نہ کر سکنے کی صورت میں تشخیص منسوخ متصور ہو گی۔

ضابطہ ع ۸ مقررہ میعاد کے اندر حصہ جائیداد کی جزوی ادائیگی کی صورت میں اسی نسبت سے موصی کی جائیداد کا اتنا حصہ اداشدہ متصور ہوگا اور بقایا جائیداد کے لئے اُسے نئی تشخیص کے لئے درخواست کرنا ہوگی۔

۵۔ چندہ حصہ آمد حصہ جائیداد کی ادائیگی کی رسیدات ایک فائل میں محفوظ رکھیں۔ اسی طرح سرٹیفکیٹ وصیت اور دیگر متعلقہ کاغذات بھی محفوظ رکھنے کا بندوبست کریں۔

۶۔ کوشش کریں کہ جب آپ کو مرکز سلسلہ میں آنے کا موقعہ ملے تو دفتر بہشتی مقبرہ تشریف لا کر اپنی رسیدات کے ساتھ اپنے کھاتہ وصیت کو چیک کریں۔

۷۔ یاد رہے کہ قواعد کے مطابق ہر پانچ سال کے بعد اپنی جائیداد کی تفصیل سے دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرنا ضروری ہے۔

۸۔ اس بات کو ہمیشہ مدِ نظر رکھیں کہ وصیت (بقیہ کالم ۳ پر)

(بقیہ کالم ۱ سے) کا مالی پہلو صرف قربانی اور جذبہ خدمت دین کے اظہار کیلئے ہے ورنہ وصیت کی اصل غرض و غایت ایمان، اخلاص عمل صالح اور قربانی سے تعلق رکھتی ہے۔ اور ہر موصی کے لئے ضروری ہے کہ وہ متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا ہو اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو۔ سچا اور صاف مسلمان ہو۔ اور جہاں تک اس کے لئے ممکن ہے پابند احکام اسلام ہو اور تقویٰ طہارت کے امور میں کوشش کرنے والا ہو اور مسلمان خدا کو ایک جاننے والا اور اس کے رسول پر سچا ایمان لانے والا ہو اور نیز حقوق عباد غصب کرنے والا نہ ہو۔"

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے ائمۃ المکذبین کو مباہلہ کا چیلنج

اور اس کے عبرتناک نتائج

از مکرم شیخ محمد زاہد صاحب مولیجہ کانپور

(۱) ۱۰ جون ۱۹۸۸ء کے مباہلے کے بعد عرصہ ایک ماہ ۱۰ جولائی ۱۹۸۸ء کو ایک شخص مولوی اسلم قریشی جو برسوں سے لاپتہ اور بانی فتنہ و فساد تھا اچانک سرزمین پاکستان پر نمودار ہو گیا۔ گویا اس نے اپنے عملی اقدام سے ثابت کر دیا کہ امام معصوم پر لگا الزام قتل غلط تھا اور ملاؤں کا شور و غوغا لایعنی اور عبث تھا۔ کیونکہ تحفظ ختم نبوت کے علماء اخبارات میں بار بار شائع کر چکے تھے کہ اسلم قریشی کے قاتل حضرت امام جماعت احمدیہ ہیں۔

(۲) ۱۰ جون ۱۹۸۸ء کے سوا دو ماہ بعد۔

فرعون زمانہ خلاف توقع حالات اچانک مع اپنے لاؤ لشکر کے جل کر راکھ ہو گیا۔ وہ احمدیت کو سرطان اور کینسر قرار دینے والا شخص اور اپنی تحریک پر قدوسیوں کی بندش لگانے والا فرد اپنے وقت کا ڈکٹیٹر الٰہی تصرف کے تحت ”دو جمع کم ہو کر پاک ہوا“ اور اپنے ساتھ قوم پاکستان کے سر منڈلا رہے تاریک سایے کو مستقبل کے لئے روشن کرنے کا باعث بنا دیا گیا۔ گویا شر سے خیر کا ظہور ہو گیا۔

(۳) ملاؤں کے خیموں میں بھگدڑ۔ ۱۰ جون ۱۹۸۸ء کے مباہلے کی کاپیاں ملتے ہی ان کی اقامت گاہوں میں کھلبلی مچ گئی۔ یہ جانتے ہوئے کہ وہ اسم بامسمیٰ ظاہر ہے علاً دنیا کے ہر گوشہ اور خطہ میں پہنچ چکا قائم رہے گا عذر لنگ کر کے قبول چیلنج کا اعلان کرنے لگے جب کہ وہ خوب جانتے ہیں کہ چیلنج مباہلہ تو خود ان کی قیام گاہیں ہیں انہیں اس بات کا بھی بخوبی علم ہے کہ فریق ثانی کی حیثیت سے انہیں بلا تکلف تحریر مباہلہ پر دستخط کرنا ہے۔ اور احمدیت کے بارے میں اپنے موقف کو دہرانا ہے اور زبانی یا تحریری طور پر لعنت اللّٰہ علی الکاذبین کے الفاظ ادا کرنا ہیں۔ مگر ملا ازم جو طریقہ کار اختیار کر رہا ہے وہ نہ صرف ایک عذر لنگ ہے بلکہ مباہلہ سے بچنے کی راہ فرار بھی ہے۔ دراصل یہ وہ بھگدڑ ہے جو اس وقت ملاؤں کے خیموں میں مچی ہوئی ہے۔

(۴) عالمگیر سطح پر تنبیہات الٰہی کا ظہور

چھ ماہ کے قلیل عرصہ میں بعد اعلان مباہلہ جو غضب الٰہی بھڑک رہا ہے تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔

(دیکھیے جو کوئی دیدۂ عبرت نگاہ ہو)

سلسلہ سیلاب:۔ مشرقی اور مغربی پنجاب کے سیلابوں کی تباہ کاریاں۔ جموں و کشمیر سیلاب عظیم کی لپیٹ میں۔ آسام و بنگلہ دیش، فلپائن، انڈونیشیا، اور چین بھیانک سیلاب سے دوچار ہوئے اور اپنے پیچھے بے شمار جانوں کو تلف کرتے ہوئے لاتعداد انسانوں کو بے گھر و بار کر گئے اور پھر اسی طرح زلزلوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ چنانچہ نیپال، بہار، آرمینیا اور آذربائیجان کے لاکھوں باشندوں نے قیامت خیز ہلاکتوں اور تباہیوں کا منہ دیکھا۔ اس قلیل عرصہ میں ٹرینوں اور ہوائی جہازوں کے حادثات کا ایک سلسلہ ہے جو ختم ہونا نظر نہیں آتا مغربی جرمنی میں مشق کرتے ہوئے جہازوں کا عوام پر گر کر تباہی مچانا۔ دہلی اور آسام و شمالی سرحد اور کشمیر کی فضاؤں میں طیاروں کا ٹوٹ ٹوٹ کر گرنا جائے عبرت بنا ہوا ہے اور دوسری طرف ٹرینوں کی تباہی عجب سماں پیدا کر رہی ہے۔ آسٹریلیا میں ٹرین کا حادثہ۔ برطانیہ میں تین ٹرینوں کا بیک وقت باہمی ٹکرانا یہ ثابت کرتا ہے کہ یہ سب قہر الٰہی ہے۔ روس میں غیر معمولی زلزلے۔ چین میں حالیہ خانہ جنگیاں وغیرہ۔ چنداں ضرورت نہیں یہ تحریر کرنے کی کہ ان حادثات ارضی و سماوی میں نہ کسی دنیوی سیاست کا دخل ہے اور نہ انسانی ہاتھ برسر کار ہیں۔ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

کئی مرتبہ زلزلوں سے پہلے اخباروں میں میری طرف سے شائع ہو چکا ہے کہ دنیا میں بڑے بڑے زلزلے آئیں گے۔ یہاں تک کہ زمین زیر و زبر ہو جائے گی۔ پس وہ زلزلے جو سان فرانسسکو اور فارموسا وغیرہ میں میری پیشگوئی کے مطابق آئے وہ تو سب کو معلوم ہیں لیکن ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء کو چلی کے صوبہ میں ایک سخت زلزلہ آیا۔ وہ پہلے زلزلوں سے کم نہ تھا۔ جس سے پندرہ چھوٹے بڑے شہر اور قصبے برباد ہو گئے اور ہزارہا جانیں تلف ہوئیں اور دس لاکھ آدمی بے خانماں ہو گئے۔ شاید نادان لوگ کہیں گے کہ یہ کیونکر نشان ہو سکتا ہے۔ یہ زلزلے تو پنجاب میں نہیں آئے مگر وہ نہیں جانتے کہ خدا تمام دنیا کا خدا ہے نہ صرف پنجاب کا۔ اور اس نے تمام دنیا کے لئے یہ خبریں دی ہیں نہ صرف پنجاب کے لئے۔ یہ بدقسمتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی پیشگوئیوں کو ناحق ٹال دینا اور خدا کے کلام کو غور سے نہ پڑھنا اور کذب مستعمل کرتے رہنا کہ کسی طرح حق چھپ جائے مگر الٰہی تکذیب سے سچائی چھپ نہیں سکتی۔ یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے۔ نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے۔ اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہونگے اور اس قدر موت ہو گی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے چرند پرند بھی باہر نہیں ہونگے اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہونگی یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازہ پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی۔ اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے جیسا کہ خدا نے فرمایا۔

تو بہ کرنے والے امان پائیں گے اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جائے گا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔ یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آ جائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔

ہفتہ قرآن مجید

ہندوستان کی احمدی جماعتوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال ہفتہ قرآن مجید یکم جولائی سے ۷/جولائی کی تاریخوں میں منانے کا پروگرام مرتب کیا گیا ہے۔ لہذا تمام جماعتیں ان تاریخوں میں ہفتہ قرآن مجید منانے کا اہتمام کریں اور قرآن مجید میں فرمودہ احکامات و تعلیمات کی روشنی میں مختلف عنوانات پر اجلاسات میں تقاریر کا انتظام کریں۔ تقاریر کیلئے چند عنوانات درج ذیل ہیں۔

(۱) قرآن کریم ایک دائمی ہدایت اور عالمگیر شریعت ہے (۲) قرآن مجید کی عظمت و شان (۳) قرآن مجید کے دنیا پر احسانات (۴) قرآن کریم کی تعلیم عالم آخرت سے متعلق (۵) ہستی باری تعالیٰ از روئے قرآن مجید (۶) قرآن کریم کی رو سے علم و معرفت الٰہی کے حصول کے ذرائع (۷) قرآن کریم میں جملہ الہامی کتب کی صحیح تعلیم (۸) قرآن مجید کی رو سے اعمال صالحہ و ذکر الٰہی کی ضرورت (۹) فلاح و نجات کا سرچشمہ قرآن ہے (۱۰) تقوی اللہ اختیار کرنے کا حکم۔ (۱۱) قرآن کریم کی رو سے تربیت اولاد و اطاعت والدین۔

تمام عہدیداران جماعت معلمین و مبلغین کرام سے امید ہے کہ وہ ہفتہ قرآن مجید کے پروگراموں کو پوری شان و اہتمام سے کامیاب بنانے کی کوشش کریں گے اور اپنی رپورٹ نظارت دعوۃ و تبلیغ میں بھجوائیں۔

(قائم مقام ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

دعائے مغفرت

مکرم محمد فیروز الدین صاحب النور زعیم انصار اللہ کلکتہ تحریر فرماتے ہیں میری چھوٹی خالہ - (جو میری رضاعی ماں بھی تھیں۔) کا گذشتہ ۳۱ مئی ۱۹۸۹ء کو موضع بھر تبورہ (آپ یہاں جا چکے ہیں) ضلع سیوان بہار میں بعمر 75/70 سال انتقال ہوگیا - انا للہ و انا الیہ راجعون۔

آپ نے ۱۹۷۷ء میں بیعت کی تھی - اور ۱۹۷۸ء میں قادیان دارالامان کی زیارت بھی کی تھی - گذشتہ اکتوبر ۸۸ سے فالج کے حملہ سے بیمار تھیں - علاج معالجہ سے اچھی ہو گئی تھیں مگر پھر اچانک حملہ ہوا اور اپنے مولائے حقیقی سے ہم سب کو سوگوار چھوڑ کر جا ملیں مرحومہ بڑی نیک صوم و صلوٰۃ کی پابند غریب پرور ہر ایک کے دکھ سکھ میں شریک رہا کرتیں خاکسار کے ساتھ بہت زیادہ مشفقانہ لگاؤ رکھتی تھیں - آپ کے

پس ماندگان میں دو لڑکیاں اور ایک لڑکا محمد عطاء اللہ سلمہ جو ۱۹۸۸ء کے جلسہ سالانہ میں شریک ہوئے - اور ۲۳/مارچ ۱۹۸۹ء کو بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے اس وقت یہ عزیز بھی اپنے پیٹ کے مرض اور آپریشن کی وجہ سے بیمار ہیں کچھ دنوں پہلے انکی اہلیہ کا انتقال ہوگیا تھا - وہ خود بیمار ہیں اس پر یہ سانحہ کے والدہ کا انتقال ہوگیا انکے صبر جمیل اور صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی دعاؤں کی درخواست ہے

ضروری اعلان

مکرمہ خیر النساء صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالمالک شاکر ساکن کیرنگ (اڑیسہ) کی درخواست خلع خاکسار کے زیر سماعت ہے - باوجود ہر طرح کوشش کے مکرم عبدالمالک شاکر صاحب قضاء سے رابطہ نہیں رکھ رہے ہیں - اعلان ہذا کے ذریعہ انہیں مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اعلان ہذا کے ایک ماہ کے اندر اندر نظامت قضاء قادیان سے اس سلسلہ میں رابطہ قائم کریں۔ اگر مکرم عبدالمالک شاکر صاحب معینہ مدت تک نظامت قضاء پر اپنا موقف واضح نہیں کریں گے تو قضاء مکرمہ خیر النساء صاحبہ کی درخواست پر یکطرفہ کاروائی کر سکتی ہے اس کے بعد کوئی عذر قابل مسموع نہیں ہوگا

(قاضی سلسلہ احمدیہ قادیان)

مباہلہ میں شامل ہونے والے غیر احمدی احباب کے فہرست (قسط ۲)

۱۵- M حبیب ابن M احمد - ۱۶ - عبدالرشید MSc.BED ابن عبداللہ ماسٹر ۱۷ - M محمد مدنی ابن محی الدین کٹی ۱۸ - T.C نفیسہ اہلیہ محمد مدنی ۱۹ - M شبیر ابن محمد مدنی ۲۰ - N E ابراہیم افضل العلماء ابنا E احمد ۲۱ - T K انیسہ اہلیہ N E ابراہیم ۲۲ - فدا لنفیسہ بنت ابراہیم ۲۳ - K.E.C محمد انصار لیکچرار ابن ابیچی احمد ۲۴ - K - زینبہ افضل العلماء اہلیہ EC K انصار ۲۵ - عطیہ جوہرہ بنت K.E.C انصار ۲۶ - M.A عبدالسلام افضل العلماء ابن M.A عبدالعزیز مولوی ۲۷ - M.A عبدالعزیز امینی ابن M.A عبدالسلام ۲۸ - K.C - کویا موجاجی ابن حسین ۲۹ - E فاطمہ اہلیہ کویا موجاجی ۳۰ - T.T احمد حاجی ابن انی مری ۳۱ - T.T آمنہ اہلیہ T.T احمد حاجی ۳۲ - T عبداللہ ابن T.T احمد حاجی ۳۳ - K ابوبکر ابن محمد ۳۴ - محمد شاہین ابن ابوبکر ۳۵ - K.V آلی کٹی ابن علوی ۳۶ - K.V فاطمہ بنت علوی ۳۷ - T.T عبدالرحمٰن ابن T.T احمد حاجی ۳۸ - C - عبدالجبار ابن کنوکا ۳۹ - K.M کویا فی ابن انی چیکو ۴۰ - P.M عبدالناصر ابن کنوسا -

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش :- عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید ساڑی مارٹ - صالح پور - کٹک (اڑیسہ)

YUBA

QUALITY FOOT WEAR

الیس اللہ بکاف عبدہ

پیش کرتے ہیں - بانی پولیمرز کلکتہ - ۴۶

ٹیلیفون نمبرز :- ۵۲۰۶ - ۵۱۳۷ - ۴۰۲۸ - ۴۳۴۳

بدر کے بقایا داران متوجہ ہوں ۔ منیجر

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ [illegible]

MODERN SHOE CO

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD

PH-275475 } CALCUTTA-700073
RESI-273903 }

نادر و نایاب تصاویر

مقامات مقدسہ قادیان اور صد سالہ جشن تشکر کی نادر و نایاب تصاویر رعایتی قیمت پر ہم سے حاصل کریں۔ شکریہ

JUBILEE. ARTS STUDIO
SPECIALIST. IN VIDEO. FILMING
AND PHOTO GRAPHI
NEAR. POST. OFFICE QADIAN

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE-279203
CARDBOARD BOX MFG. CO
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS
15 PRINCEP STREET CALCUTTA 700072

استاد لیوکٹ

[illegible]

اسلام لاؤ تو ہر بلا، برائی اور نقصان سے محفوظ ہو جائے گا۔

محتاج دعا: یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

قائم ہو پھر سے حکم محمدؐ جہان میں ۔ ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

رائچوری الیکٹریکلس الیکٹرک کنٹریکٹر

RAICHURI ELECTRICALS & ELECTRIC CONTRACTORS
TARUN BHARAT CO OP HOUSE SOCT
PLOT NO 6 GROUND FLOORE OLD CHAKALA
OPP CIGARETTE HOUSE ANDHERI (EAST)
PH OFFICE 6348179 BOMBAY-400099
RESI 6239389

اَطِعْ اَبَاكَ

اپنے باپ کی اطاعت کر

(حدیث نبوی)

SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS
DEALERS IN TIMBER TEAK POLES, SIZES
FIREWOOD, MANUFACTURERS OF WOODEN
FURNITURE ELECTRICAL ACCESSORIES ETC
PO VANIYAMBALAM (KERALA)

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹر:- سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ

خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی فون [illegible]

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
(درثمین)

آٹوونگس

AUTOWINGS
15, SANT HOME HIGH ROAD
MADRAS-600004
{PHONE-NO 76360
74350}

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

پیش کردہ: کرشن احمد گوتم احمد اینڈ برادرس۔ سٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:۔ شیخ محمد یونس احمدی فون نمبر: ۲۹۷

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس

کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈ لک الیکٹرانکس

انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS
6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
GRAM:- MOOSARAZA
PHONE:-605556
BANGALORE - 560002

"پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش

SAIRA TRADERS

WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC CHAPPALS
SHOE MARKET NAYA POOL
HYDERABAD 500002
PHONE:- 522860

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم ص ۴۳)

"ALLIED" ٹیلیگرام

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز:۔ کرشڈ بون۔ بون میل۔ بون سینیوس۔ ہارن ہوفس وغیرہ

(پٹنہ)

نمبر ۱۲/۱۲/۱۲ عقب کاچیگوڑہ ریلوے سٹیشن۔ حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

AUTHORISED JEEP DEALERS PARTS

AUTHORISED DISTRIBUTORS
AMBASSADOR - TREKKER
BEDFORD - CONTESSA

AUTHORISED DEALERS
PERKINS P3 P4 P6 P6(3)

آٹو ٹریڈرز

ہر قسم کی گاڑیوں۔ پٹرول و ڈیزل کار، ٹرک، بس، جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

تار کا پتہ "AUTOCENTRE"
ٹیلیفون نمبرز 28-5222 28-1652

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-700001
۱۶ منگولین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کر سکتا ہے!

(کشتی نوح)

MIR®

CALCUTTA-15

پیش کرتے ہیں:۔ آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!